یہ رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۷ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

جلد ۵ نمبر ۱۰

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر

رسالہ

تشحیذ الاذہان

۱۵ شوال ۱۳۲۸ھ
اکتوبر ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عہ طلباء سے عہ غیر ممالک سے ۴ ع
ناظم و خواجہ کمال الدین بی اے

باہتمام پرنٹر الہ بخش پریس قادیان میں چھپکر چوہدری عبد السلام پبلشر کے حکم سے مینیجر تشحیذ نے شایع کیا

کتابوں کی قیمت میں غیر معمولی رعائت

نام کتب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	نام کتب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود	۱۰/	۵	القاء ربانی	۸ع/	۶/
پسح بیان نظم پنجابی	۲/	۱/	تشحیذ اگست ۱۲ء	۳/	۲/
احسن القصص	۲/	۱/	البلاغ المبین	۱/	۰/
درثمین فارسی	۶/	۵/	خصوصیات مسیح موعود	۱/	۱۰/
درثمین اردو	۴/	۳/	ادعیۃ القرآن	۲/	[illegible]
مبادی الصرف	۲/	۱/	تشحیذ فروری ۱۳ء	۳/	۲/
درس قرآن شریف کے نوٹ	۵/	۴/	تشحیذ مارچ ۱۳ء	۳/	۲/
ابطال الوہیت مسیح	۱/	۰/	تشحیذ جون ۱۳ء	۶/	۵/
تحفہ سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء	۸ع/	۴/	تشحیذ ستمبر ۱۳ء	۸ع/	۷/
حقیقت نماز	۸ع/	۴/	نغمہ اکمل حصہ دوم	۳/	۲/
النصح	۲/	۱/	فشان رحمت	۱/	۰/
رد چکڑالوی	۵/	۲/	پسر موعود	۱/	۱۰/
ادعیۃ الاحادیث	۱/	۰/	اربعین	۴/	۲/
صادقوں کی روشنی	۴/	۳/	نماز مترجم	۱۰/	[illegible]
البرق	۲/	۱/	غلامی	۵	۳/
طبیب	۶/	۱/	عصمت انبیا	۱۰/	۷/
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	۱/	۰/	ظہور المسیح	[illegible]	۱/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

نحمدہ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

نشانِ فضل

یعنی مصلح موعود کا بشیر اول کے بعد دوسرا ہونے اور اسکے بعد بلا توقف پیدا ہونیکا

الہامی فیصلہ

حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے صفحہ ۷ حاشیہ سطر ۸ میں فرماتے ہیں: "خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔" پھر اسی سبز اشتہار کے صفحہ ۲۰ حاشیہ سطر ۱۳ میں فرماتے ہیں: "۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار کی یہ عبارت کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے یہ مہمان کا لفظ درحقیقت اسی لڑکے کا نام رکھا گیا تھا اور یہ اسکی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا ہے کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہکر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے

رخصت ہو جاوے اور جو قائم مقام ہو اور دوسروں کو رخصت کرے اس کا نام مہمان نہیں ہو سکتا۔ اور **اشتہار مذکور** کی یہ عبارت کہ وہ رِجس سے (یعنے گناہ سے) بکلّی پاک ہے یہ بھی اُسکی صغرسنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر **کھل گیا ہے** کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور **مصلح موعود** کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت **سے** شروع ہوتی ہے کہ اُس کے **ساتھ فضل** ہے کہ جو **اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا**۔ پس **مصلح موعود** کا نام الہامی عبارت میں **فضل** رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اُس کا **محمود** اور تیسرا نام اُس کا **بشیر ثانی** بھی ہے اور ایک الہام میں اُس کا نام **فضل عمر** ظاہر کیا گیا ہی اور ضرور تھا کہ اُس کا آنا **معرض التوا** میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے **پیدا ہو کر پھر واپس** اٹھایا جاتا کیونکہ یہ **سب امور حکمت الٰہیہ** نے اُس کے **قدموں کے نیچے** رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور **ارہاص** تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا۔"

یہ وہ حوالے ہیں جن سے الہامی طور پر ثابت ہے کہ مصلح موعود بشیر اوّل کے بعد دوسرا ہوگا اور اُسکے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔

آسانی سے سمجھ میں آجانے کے لئے یہاں ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار سے بشیر اول کی عبارت اور کچھ مصلح موعود کی عبارت نقل کر کے تشریح کر دی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ ذیل کی تمام عبارت **الہامی** ہے اور اسی طرح مسلسل ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں درج ہے۔ اس تمام عبارت پر خط کھینچ دیا گیا ہے اور جہاں سے مصلح موعود کی عبارت شروع ہوتی ہے وہاں سے خط کو توڑ کر نشان بنا دیا گیا ہے۔ نیز یاد رہے کہ یہ بات بھی **الہام** سے کھلی تھی کہ آسمان سے آتا ہے تک بشیر اول کے

لئے عبارت ہے اور بعد کی عبارت مصلح موعود کے لئے ہے۔

"ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اُس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اسکو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔" الخ

اب اول تو یہ معلوم کرو کہ جیسا کہ حضرت اقدس نے اوپر فرمایا ہے کہ "مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔" یہ لفظ فضل جو مصلح موعود کی عبارت کے پہلے فقرہ میں ہے مصلح موعود کا نام ہے۔ اب اِس کے بعد یہ دیکھو کہ یہ جو الہامی عبارت میں کہا گیا کہ "اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔" تو دیکھو کہ وہ کون ہے جس کے ساتھ فضل یعنی مصلح موعود ہے یعنی مصلح موعود کس کا ساتھی اور رفیق ہے۔ اور وہ کون ہے جس کے آتے ہی فضل یعنی مصلح موعود بھی بلاتوقف آجائے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ بشیر اول ہے کیونکہ لفظ اُس کی ضمیر جو مصلح موعود کی عبارت کے پہلے فقرہ میں ہے بشیر اول کی طرف ہے پس اب عبارت یوں ہوئی کہ بشیر اول کے ساتھ مصلح موعود ہے جو بشیر اول کے آنے کے ساتھ آئے گا۔

اس فقرہ الہامی میں کہ "اُس کے ساتھ فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا" دو دفعہ ساتھ کا لفظ آیا ہے۔ پہلا ساتھ تو یہ تبلاتا ہے کہ فضل

یعنی مصلح موعود بشیر اول کے نہایت قریب ہے اور درمیان میں کوئی اور لڑکا بھی نہیں۔ اور دوسرا ساتھ مع اپنے پچھلے الفاظ کے یعنی یہ فقرہ کہ اُس کے آنے کیساتھ آئیگا یہ بتلاتا ہے کہ پہلے بشیر اول پیدا ہوئے تو پھر جھٹ بلا توقف **فضل** یعنی مصلح موعود پیدا ہو جائیگا۔ اور اس دوسرے لفظ ساتھ سے بھی یہ ظاہر ہے کہ درمیان میں کوئی اور لڑکا نہیں۔ اور اجگہ یہ وہم نہیں گزرنا چاہئیے کہ ساتھ آنے سے مراد ایک آن میں ساتھ آنا ہے کیونکہ اول تو یہی فقرہ کہ اُس کے **آنے** کے ساتھ آئیگا بتلا رہا ہے کہ بشیر اول کا آنا پہلے ہے اور مصلح موعود کا آنا بعد میں۔ دوسرے یہاں کسی اور چیز کا ساتھ آنا مراد نہیں بلکہ یہاں دو لڑکوں کی پیدائش کا ذکر ہے۔ لہذا یہاں ساتھ آنے سے مراد وہی طریقہ ہے جسطرح لڑکوں کی پیدائش ہُوا کرتی ہے یعنی آگے پیچھے اگر دو بچے توام بھی پیدا ہونگے تب بھی ایک پہلے پیدا ہوگا اور دوسرا اسکے بعد غرض یہاں ساتھ آنے سے مراد آنِ واحد میں ساتھ آنا مراد نہیں چنانچہ اس سے پہلے فقرہ میں بشیر اول کے لئے **آتا ہے** کا لفظ بولا گیا ہے اور مصلح موعود کے لئے **آئے گا** کا لفظ بولا گیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ پہلے بشیر اول آئے گا پھر اس کے بعد مصلح موعود آئے گا۔ آتا ہے اور آئے گا سے تقدیم و تاخیر ظاہر ہے۔ پس ساتھ آنے سے مراد اجگہ صرف یہی ہے کہ مصلح موعود بشیر اول کے بعد بہت جلد آئے گا اور درمیان میں اور کوئی لڑکا نہ ہوگا۔

اب دیکھو کہ یہ فقرہ کہ "اُس کے ساتھ **فضل ہے جو اُس کے آنے کے ساتھ آئے گا**"۔ **الہامی** ہے۔ اور مصلح موعود کا نام فضل بھی **الہامی** ہے جیسا کہ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ "مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا"۔ اور یہ بات بھی **الہام** سے کھلی تھی کہ آسمان سے آتا ہے تک عبارت بشیر اول کے لئے اور بعد کی عبارت مصلح موعود کے لئے ہے۔ اور لفظ **اُس** کی ضمیر بھی سوائے اسکے کہ بشیر اول کی طرف ہو اور طرف نہیں جا سکتی کیونکہ لفظ اُس مصلح موعود کی عبارت کے شروع میں واقع ہوا ہے اور

اس کا مرجع ماقبل کے سوا اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ لہذا معلوم ہوا کہ یہ **الہامی فیصلہ** ہے کہ فضل یعنی مصلح موعود وہ لڑکا ہے جو بشیر اول کے بعد دوسرا ہے اور جو بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ اسی بات کی طرف ۸ راپریل ۱۸۸۶ء والے اشتہار کے اِس الہام میں اشارہ تھا کہ "انہوں نے کہا کہ **آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے** کی راہ تکیں" (یاد رہے کہ آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بشیر اول کی پیدائش کی پیشگوئی ہے)

نکات معرفت

پہلا نکتہ۔ بشیر اول اور مصلح موعود کی عبارتوں میں ہے اور گا کے الفاظ پر دھیان کرو۔ پھر دیکھو کہ بشیر اول کی عبارت میں تو لکھا ہے کہ **آتا ہے** اور مصلح موعود کی عبارت میں لکھا ہے کہ **آئے گا**۔ اس آتا ہے اور آئے گا سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عبارت دو لڑکوں کے متعلق ہے۔ نیز بشیر اول کی عبارت میں ایسی کوئی صفت نہیں بیان کی گئی جو لوگوں کو ہدایت وغیرہ کرنے کے متعلق ہو اور مصلح موعود کی عبارت میں ایسے بہت الفاظ ہیں۔

دوسرا نکتہ۔ مصلح موعود والی عبارت کے پہلے فقرہ میں جو لفظِ فضل ہے سوائے اِس کے کہ یہ مصلح موعود کا نام ہو اور کوئی معنے اسکے یہاں نہیں بن سکتے کیونکہ لفظِ **وہ** کی ضمیر جو مصلح موعود کی عبارت میں ہے صاف بتا رہی ہے کہ فضل مصلح موعود کا نام ہے۔ اور چونکہ فضل نام تھا اسلئے آتا کہا گیا۔ ورنہ عبارت اور طرح ہوتی اور آنا نہ لکھا جاتا اور وہ کی ضمیر بشیر اول کی طرف نہیں پھر سکتی کیونکہ الہام نے بتا دیا ہے کہ یہ عبارت مصلح موعود کے لئے ہے۔ اگر بشیر اول کی طرف پھیری جاوے تو پھر یہ عبارت مصلح موعود کے لئے نہیں رہتی اور الہام کی مخالفت ہوتی ہے۔

تیسرا نکتہ۔ بشیر اول کی پیشگوئی اور مصلح موعود کی پیشگوئی کا ایک ہی مسلسل عبارت میں ہونا اور بشیر اول کی عبارت کو پہلے رکھنا اور مصلح موعود کی عبارت کو بعد میں رکھنا اور

مصلح موعود کی عبارت کے شروع میں لفظ اُس رکھکر بشیر اول کی عبارت سے متعلق کر دینا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات دانستہ کی گئی - ورنہ اول تو دونوں لڑکوں کی پیشگوئی الگ الگ اشتہاروں میں شائع ہوتی ^ص^ جس سے دونوں عبارتیں الگ الگ ہو جاتیں - چونکہ ایسا نہیں کیا گیا بلکہ دونوں کی پیشگوئی ایک ہی عبارت میں بیان فرما کر عبارت کو مسلسل کر دیا گیا تو اس کی یہ وجہ ہے کہ تا مصلح موعود کے پہچاننے کے لئے ایک خاص علامت بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونے اور دوسرا ہونے کی قائم کر دی جائے تا کہ مصلح موعود کے پہچاننے کے لئے کسی قسم کا شبہ اور دقت باقی نہ رہے - بشیر اول دراصل مصلح موعود کی شناخت کے لئے ایک علامت تھا جیسا کہ حضرت اقدس مضمون ہذا کے ابتدا میں جو حوالہ سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ کا ہے اسکی پچھلی سطروں میں فرماتے ہیں "بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا" ارہاص کہتے ہیں سڑک پر میلوں کے نشان کو یعنی جس طرح چھٹے میل کے نشان کے بعد ضرور ساتویں میل کا نشان آتا ہے اور ساتویں کے بعد ضرور آٹھواں ہی ہوتا ہے اور آٹھویں کے بعد ضرور نواں اسی طرح بشیر اول کے بعد بشیر ثانی یعنی مصلح موعود ہی ہے - تیسرا نکتہ ختم ہوا -

مضمون ہذا کے ابتدا میں جو حوالہ سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ کا ہے اُس کی پچھلی سطروں میں جو یہ فرمایا کہ "ضرور تھا کہ اُس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اُس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے" یہ اس الہام کی بنا پر فرمایا جو اسی سبز اشتہار کے صفحہ ۱۶ میں درج ہے - اِس جگہ وہ الہام مع ترجمہ و حاشیہ متعلقہ درج کیا جاتا ہے - تمثیل کے حوالہ میں مصلح موعود کی خلافت کا بھی ذکر ہے -

سبز اشتہار صفحہ ۱۵ و ۱۶ - "اب ہم فائدہ عام کے لئے یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتے

ص یا کم از کم عبارت مسلسل نہ ہوتی - اور چونکہ لفظ اُس سے کسی عبارت کو شروع نہیں کیا جاتا لہذا مصلح موعود کی عبارت لفظ اُس سے شروع نہ ہوتی کسی اور لفظ سے شروع ہوتی

ہیں کہ بشیر احمد کی موت ناگہانی طور پر نہیں ہوئی بلکہ اللہ جل شانہٗ نے اُسکی وفات سے پہلے اس عاجز کو اپنے الہامات کے ذریعہ سے پوری پوری بصیرت بخشدی تھی کہ یہ لڑکا اپنا کام کر چکا ہے اور اب فوت ہو جاویگا بلکہ جو الہامات اُس پسر متوفی کی پیدائش کے دن میں ہوئے تھے اُن سے بھی اجمالی طور پر اسکی وفات کی نسبت بو آتی تھی اور مترشح ہوتا تھا کہ وہ خلق اللہ کے لئے ایک ابتلاء عظیم کا موجب ہوگا جیسا کہ یہ الہام انّا ارسلناہ شاھداً و مبشراً و نذیراً کصیب من السماء فیہ ظلمات و رعد و برق کل شی تحت قدمیہ یعنے ہم نے اس بچہ کو شاہد اور مبشر اور نذیر ہونے کی حالت میں بھیجا ہے اور یہ اُس بڑے مینہ کی مانند ہے جس میں طرح طرح کی تاریکیاں ہوں اور رعد اور برق بھی ہو یہ سب چیزیں اُس کے دونوں قدموں کے نیچے ہیں یعنی اُس کے **قدم اٹھانے** کے بعد جو اسکی **موت** سے مراد ہے **ظہور** میں آجائیں گی۔ سو تاریکیوں سے مراد آزمائش اور ابتلاء کی تاریکیاں تھیں جو لوگوں کو اسکی موت سے پیش آئیں اور ایسے سخت ابتلاء میں پڑ گئے جو ظلمات کی طرح تھا اور آیت کریمہ واذا اظلم علیہم قاموا کے مصداق ہو گئے اور الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد رعد اور **روشنی** کا ذکر ہے یعنے جیسا کہ اس عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد **پہلے** ظلمت آئے گی اور **پھر** رعد اور برق اسی ترتیب کے رو سے اس پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا یعنی پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ابتلا کی ظلمت وارد ہوئی اور پھر اس کے بعد رعد اور روشنی **ظاہر ہونے والی ہے**۔ اور جس طرح ظلمت ظہور میں آگئی **اسی طرح یقیناً** جاننا چاہئے کہ کسی دن **وہ رعد اور روشنی** بھی ظہور میں آجائے گی **جس کا وعدہ دیا گیا ہے** جب وہ روشنی آئے گی تو ظلمت کے خیالات کو بالکل سینوں اور دلوں سے مٹا دیگی اور جو جو اعتراضات غافلوں اور مردہ دلوں کے منہ سے نکلے ہیں انکو نابود اور ناپدید کر دے گی۔ یہ الہام جو ابھی ہم نے

لکھا ہے ابتداء سے صدہا لوگوں کو بہ تفصیل سنا دیا گیا تھا چنانچہ منجملہ سامعین کے مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی بھی ہیں اور کئی اور جلیل القدر آدمی بھی۔ اب اگر ہمارے موافقین و مخالفین اسی الہام کے مضمون پر غور کریں اور وقت نظر سے دیکھیں تو یہی ظاہر کر رہا ہے کہ اِس ظلمت کے آنے کا پہلے سے جناب الٰہی میں ارادہ ہو چکا تھا جو بذریعہ الہام بتلایا گیا اور **صاف** ظاہر کیا گیا کہ **ظلمت** اور **روشنی** دونوں اس لڑکے کے **قدموں کے نیچے** ہیں یعنی اس کے قدم **اٹھانے** کے بعد جو موت سے مراد ہے اُن کا آنا ضرور ہے۔ **سو اے لوگو** جنھوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور **خوشی سے اچھلو** کہ اس کے بعد **اب** روشنی آئے گی"۔

"حاشیہ متعلقہ۔ "خدا تعالیٰ کے انزال رحمت اور روحانی برکت کے بخشنے کے لئے بڑے عظیم الشان دو طریقے ہیں (۱) اول یہ کہ کوئی مصیبت اور غم واندوہ نازل کر کے صبر کرنے والوں پر بخشش اور رحمت کے دروازے کھولے جیسا کہ اُس نے خود فرمایا ہے وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للّٰہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون الجزو نمبر ۲ یعنی ہمارا یہی قانون قدرت ہے کہ ہم مومنوں پر طرح طرح کی مصیبتیں ڈالا کرتے ہیں اور صبر کرنے والوں پر ہماری رحمت نازل ہوتی ہے اور کامیابی کی راہیں **انہی** پر کھولی جاتی ہیں جو صبر کرتے ہیں۔

(۲) دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و **خلفاء** ہے تا انکی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور اُن کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ **اِس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ دونوں شق** ظہور میں آجائیں۔ پس **اول** اس نے قسم اول کے انزال رحمت کے لئے **بشیر کو بھیجا** تا بشر الصابرین کا سامان مومنوں کے لئے طیار کر کے

اپنی بشیریت کا مفہوم پورا کرے سو وہ ہزاروں مومنوں کے لئے جو اسکی موت کے غم میں محض للہ شریک ہوئے بطور فرط کے ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کا شفیع ٹھہر گیا اور اندر ہی اندر بہت سی برکتیں انکو پہنچا گیا اور یہ بات کھلی کھلی الہام الٰہی نے ظاہر کر دی کہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے وہ بے فائدہ نہیں آیا تھا بلکہ اس کی موت ان سب لوگوں کی زندگی کا موجب ہوگی جنہوں نے محض للہ اسکی موت سے غم کیا اور اُس ابتلا کی برداشت کر گئے کہ جو اسکی موت سے ظہور میں آیا غرض بشیر ہزار ہا صابرین وصادقین کے لئے ایک شفیع کی طرح پیدا ہوا تھا اور اُس پاک آنے والے اور پاک جانے والے کی موت اُن سب مومنوں کے گناہوں کا کفارہ ہوگی۔ اور **دوسری قسم رحمت کی** جو ابھی ہم نے بیان کی اس کی **تکمیل** کے لئے خدا تعالےٰ **دوسرا بشیر بھیجیگا** جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک **دوسرا بشیر** تمہیں دیا جائے گا جس کا نام **محمود** بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولو العزم نکلے گا یخلق اللّٰہ ما یشاء اور **خدا تعالےٰ نے** مجھ پر یہ **بھی** ظاہر کیا کہ ۲۰ر **فروری ۱۸۸۶ء** کی پیشگوئی حقیقت میں **دو** سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل **تھی** اور اس عبارت **تک** کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت **دوسرے بشیر کی نسبت ہے**۔ صنہٖ“

مذکورہ بالا حوالہ اور حاشیہ سے معلوم ہو گیا کہ وہ روشنی جس کا وعدہ ہے اور جو بشیر اول کے قدم اٹھانے کے بعد ظہور میں آنے والی ہے وہ یہی **دوسرا بشیر** ہے جس نے **دوسری شق رحمت** کو جو خلافت وغیرہ ہے پورا کرنا ہے

اور حاشیہ کی پچھلی سطروں سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ رحمت کی شق دوم کو پورا کرنے والا دوسرا بشیر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا ہی مصلح موعود ہے۔ کیونکہ صاف لکھا ہے کہ "اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے" اور یہ معلوم ہی ہے کہ بعد کی عبارت مصلح موعود کے لئے ہے (دیکھو سبز اشتہار کے صفحہ ۱۲ کا حاشیہ جس کی نقل اس مضمون کے شروع میں دیگئی)

اب واضح ہو کہ اس نشانِ فضل میں سبز اشتہار کے جن حوالوں کا ذکر ہے یہی وہ مقامات ہیں جن کی بنا پر حضرت اقدس نے سراج منیر کے صفحہ ۳۱ کے حاشیہ میں فرمایا تھا کہ "سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں **بلا توقف** لڑکا پیدا ہونے کا **وعدہ** تھا **سو** محمود پیدا ہوگیا"۔ ایسا فرمانے سے یہی مطلب تھا کہ مصلح موعود کی نسبت بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونے کا وعدہ یعنی الہامی فیصلہ تھا سو وہ یہی محمود ہے جو بلا توقف بشیر اول کے بعد ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہو چکا ہے۔ (دیکھو **سو** کا لفظ اور **وعدہ** کا لفظ اور **بلا توقف** کا لفظ)

نوٹ۔ حاشیہ مندرجہ بالا کی پچھلی سطروں سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والا ایک اور لڑکا وہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا مصلح موعود ہے جیسا کہ عبارت سے عیاں ہے کہ پہلے تو ۱۰ جولائی والے ایک اور لڑکے کو دوسرا بشیر فرمایا پھر فرمایا کہ آسمان سے آتا ہے تک پہلے بشیر کے لئے عبارت ہے اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے اور یہ معلوم ہی ہے کہ بعد کی عبارت مصلح موعود کے لئے ہے۔ اور جب ۱۰ جولائی والے اشتہار کی عبارت کو دیکھا جائے تو صاف نظر آرہا ہے کہ واقعی طور پر ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والا ایک اور لڑکا مصلح موعود کے سوا اور کوئی ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ جب کہ الہام نے بتا دیا کہ ۲۰ فروری والی پیشگوئی درحقیقت دو لڑکوں کے متعلق تھی تو کھل گیا کہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والا ایک اور لڑکا اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا دوسرا لڑکا دراصل دونوں ایک ہی ہیں کیونکہ ۲۰ فروری والے اشتہار کی عبارت میں بھی پہلے بشیر اول کا ذکر ہے پھر دوسرے لڑکے کا اور ۱۰ جولائی والے اشتہار کی عبارت میں بھی پہلے بشیر اول

کا ذکر ہے پھر دوسرے لڑکے کا۔ ۲۰ر فروری والے دوسرے لڑکے کا نام بھی محمود ہے اور
۱۰ر جولائی والے ایک اور لڑکے کا نام بھی محمود احمد ہے۔ ۲۰ر فروری والا دوسرا لڑکا بھی بشیر
اول کے بعد بہت جلد بلا توقف پیدا ہونیوالا ہے اور ۱۰ر جولائی والا ایک اور لڑکا بھی بشیر اول
کے بعد قریب مدت میں ہونیوالا ہے۔ تو دراصل ایک لڑکے کا دو مقام پر ذکر تھا۔ بس
چونکہ دراصل یہ دونوں لڑکے ایک ہی تھے لہذا سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کے حاشیہ میں بھی
صہ کے اشتہار کا حوالہ دیا ہے اور اس مقام سے بھی صاف ظاہر ہے کہ ۱۰ر جولائی
۲۰ر فروری کے اشتہار کے ساتھ ہی ۱۰ر جولائی والے حوالہ کو ۲۰ر فروری کے حوالہ کے ساتھ
اسی لئے رکھا ہے کہ یہ دونوں لڑکے ایک ہی ہیں۔ چنانچہ صفحہ ۷ کے حاشیہ کی عبارت
ذیل میں لکھکر تشریح کر کے بتلا دیا جاتا ہے۔ "الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا
پیدا ہونا ظاہر کیا اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہونگے دیکھو اشتہار
۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ر جولائی ۱۸۸۸ء سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا
پیدا ہو گیا اور فوت بھی ہو گیا اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا
بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں
ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل
سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں نادان اُس کے الہامات پر ہنستا ہے
اور احمق اسکی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اسکی نظر سے پوشیدہ ہے
اور انجام کار اُسکی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے۔ صفحہ ۷" اس عبارت کی تشریح
یہ ہے۔

الہام نے (یعنی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے الہام نے) پیش از وقوع دو لڑکوں
کا پیدا ہونا ظاہر کیا (یعنی نہ ابھی بشیر اول پیدا ہوا تھا اور نہ بشیر دوم۔ یاد رہے کہ یہ
۲۰ر فروری والے الہام کا ذکر ہے ۱۰ر جولائی والا اشتہار ہرگز مراد نہیں کیونکہ جس وقت
۱۰ر جولائی والا اشتہار شائع ہوا اسوقت بشیر اول پیدا ہو چکا تھا۔ اور یہاں لکھا ہے

کہ الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا۔ پس پیش از وقوع کا لفظ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ یہ الہام ۲۰ رفروری والا الہام ہے۔ اگلی عبارت اور بھی اس کی تائید کرتی ہے چنانچہ فرماتے ہیں) اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہوں گے (یعنی اسی ۲۰ رفروری کے الہام نے بیان کیا۔ اور کا لفظ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اُسی ۲۰ رفروری کے الہام نے بیان کیا کیونکہ بعض لڑکوں کا کم عمری میں فوت ہونا اُسی ۲۰ رفروری کے الہام میں لکھا ہے۔ ۱۰ رجولائی والے اشتہار میں یہ بات نہیں لکھی۔ پس یہ سارا ذکر ۲۰ رفروری والے الہام کا ہے۔ اب دیکھو یہ دو پیشگوئیاں ہوئیں۔ ایک پیشگوئی تو دو لڑکوں کا پیدا ہونا ہے اور دوسری پیشگوئی بعض لڑکوں کا کم عمری میں فوت ہونا اور یہ دونوں پیشگوئیاں اشتہار ۲۰ رفروری میں درج ہیں چنانچہ فرماتے ہیں) دیکھو اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء (جب اشتہار ۲۰ رفروری کو دیکھا گیا تو بیشک صفحہ ۳ و صفحہ ۴ میں یہ دونوں پیشگوئیاں درج ہیں) و اشتہار ۱۰ رجولائی ۱۸۸۸ء (اس اشتہار میں دو لڑکوں کا پیدا ہونا اور بعض کا کم عمری میں فوت ہونا درج نہیں۔ لیکن چونکہ اس اشتہار کا ایک اور لڑکا وہی ۲۰ رفروری والا دوسرا لڑکا ہے جس کا ذکر آگے آتا ہے لہٰذا اس اشتہار کا حوالہ بھی یہاں ساتھ ہی دیدیا) سو مطابق پہلی پیشگوئی کے (یعنی ۲۰ رفروری کے اشتہار کی دو پیشگوئیوں میں سے پہلی پیشگوئی کے مطابق جو دو لڑکوں کی پیدائش کے متعلق تھی۔) ایک لڑکا پیدا ہو گیا (یعنی دو لڑکوں میں سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ مگر یاد رہے کہ ۲۰ رفروری والا الہام ایک لڑکے کے متعلق نہیں کیونکہ الہام نے بتا دیا کہ یہ دو لڑکوں کے متعلق ہے اور جب اُس الہامی عبارت کو غور سے پڑھا جائے تو صاف دو لڑکے معلوم ہوتے ہیں جیسا کہ پیچھے کھول کر بتایا گیا۔ غرض ان دو لڑکوں میں سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔) اور فوت بھی ہو گیا (یعنی اپنے فوت ہونے سے ۲۰ رفروری کی دوسری پیشگوئی کو پورا کر گیا۔ بھی کے لفظ پر غور کرو۔ بھی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بیس فروری کی

دوسری پیشگوئی کی طرف جو بعض بچوں کے کم عمری میں فوت ہونے کے متعلق ہے اشارہ ہو غرض اُن دو لڑکوں میں سے ایک لڑکا پید ہوا اور سوا برس کی عمر میں فوت ہونے سے ۲۰ فروری کی دوسری پیشگوئی کو پورا کر گیا۔ لیکن ۲۰ فروری کی پہلی پیشگوئی کا ابھی آدھا حصہ باقی تھا یعنے دوسرے لڑکے کا پیدا ہونا سو اُس کے بارے میں فرماتے ہیں) اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائیگا (یاد رہے کہ الہام نے دوسرے لڑکے کو دوسرا بشیر کہا ہے اور پیچھے معلوم ہو چکا ہے کہ دوسرا بشیر مصلح موعود ہے) جس کا دوسرا نام محمود ہے (سبز اشتہار کے صفحہ ۱۲ کے حاشیہ میں بھی لکھا ہے کہ مصلح موعود کا نام محمود ہے اور بشیر ثانی بھی) وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا (یعنی دوسرا لڑکا جو دوسرا بشیر اور مصلح موعود ہے اور جس کا دوسرا نام محمود بھی ہے وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا) مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں نادان اُس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اُسکی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے کیونکہ آخری دن اُسکی نظر سے پوشیدہ ہے اور انجام کار اُسکی آنکھوں سے چھپا ہوا ہے منہ۔

اب دیکھو کہ صفحہ ۷ کے حاشیہ کی عبارت سے بھی کیسا صاف ظاہر ہے کہ ۱۰ جولائی والا ایک اور لڑکا ہے ہی ۲۰ فروری والا دوسرا لڑکا ہے اسی لئے دونوں اشتہاروں کا ایک ہی جگہ حوالہ دیا گیا۔ اگر ۱۰ جولائی والا لڑکا ایک علیحدہ لڑکا ہوتا تو ۲۰ فروری والے اشتہار کے ماتحت اُسکا حوالہ نہ دیا جاتا۔

جون ۱۹۱۴ء میں ایک رسالہ بنام المصلح الموعود شائع ہوا ہے اس رسالہ میں ۱۰ جولائی والے لڑکے کو ۲۰ فروری والے دوسرے لڑکے سے ایک علیحدہ لڑکا بنانیکی کوشش کی گئی ہے اور سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کے حاشیہ مندرجہ بالا اور اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا مصداق حضرت میاں صاحب کو بنا کر میاں صاحب کو مصلح موعود سے ایک الگ لڑکا

بتانا چاہا ہے اور صفحہ ۱۸ میں اس صفحہ ۷ کے حاشیہ کی نقل کرتے ہوئے پچھلی آخر کی تین سطروں کو چھوڑ دیا ہے ہم کہتے ہیں کہ اسقدر تو ٹھیک ہے کہ ۱۰ جولائی والے لڑکے کا مصداق بھی میاں صاحب ہیں اور صفحہ ۷ کا حاشیہ بھی انہی کے لئے ہے کیونکہ ۲۰ فروری والا دوسرا لڑکا اور ۱۰ جولائی والا ایک اور لڑکا دونوں ایک ہی ہیں۔ ۲۰ فروری والا دوسرا لڑکا بھی بشیر اول کے بعد دوسرا ہے اور ۱۰ جولائی والا ایک اور لڑکا بھی بشیر اول کے بعد دوسرا ہے اور اُس نے بھی بشیر اول کے بعد بہت جلد بلا توقف پیدا ہونا ہے اور اِس نے بھی بشیر اول کے ہی بعد قریب مدت میں پیدا ہونا ہے لیکن اس رسالہ کے مصنف نے یہ نہیں بتایا کہ جبکہ ایک ہی لڑکے کا دو مقام پر ذکر ہے تو یہ ۱۰ جولائی والا لڑکا ایک علیحدہ لڑکا کس طرح بنگیا۔ حضرت صاحب کے تو ایک ہی بیوی تھی۔ ہاں اگر دو بیویاں ہوتیں اور ایک بیوی سے بشیر اول کے پیدا ہونے کے بعد بہت جلد دونوں بیویوں سے دو لڑکے پیدا ہوتے تو شائد کچھ گڑبڑ پڑجاتی۔ لیکن اب تو یہ صورت نہیں۔

ماسوا اسکے اگر ۱۰ جولائی کا لڑکا ایک الگ لڑکا تھا اور صفحہ ۷ کا حاشیہ بھی اُسی کے لئے تھا تو پچھلی سطروں میں یہ کیوں لکھا گیا کہ ”نادان اُس کے الہامات پر ہنستا ہے اور احمق اُس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے“ کیا کبھی کسی نے ۱۰ جولائی والی پیشگوئی کو مصلح موعود کی پیشگوئی سے الگ پیشگوئی سمجھ کر اس پیشگوئی کی نسبت ٹھٹھا کیا تھا اور ہنسی اڑائی تھی؟ کیا اسکا ثبوت تم دے سکتے ہو؟ ہرگز نہیں بلکہ جسقدر ہنسی اور ٹھٹھا ہوا وہ مصلح موعود کی ہی پیشگوئی کی نسبت ہوا۔ اگر ۱۰ جولائی کا اشتہار ایک علیحدہ لڑکے کے لئے تھا تو دشمنوں کو دوسرے بچوں سے کیا غرض۔ وہ تو بشیر اول کے فوت ہونے پر شور مچاتے تھے اور کہتے تھے کہ مصلح موعود مرگیا۔ اگر ۱۰ جولائی والا لڑکا کوئی الگ لڑکا تھا تو اس ۱۰ جولائی والے اشتہار میں ایسی کونسی بات تھی جس پر دشمنوں نے ہنسی ٹھٹھا کیا۔ اور ۱۰ جولائی والے اشتہار میں اور یکم دسمبر یعنی سبز رنگ والے اشتہار میں تو کل پانچ مہینے کا فرق ہے۔

اس پانچ مہینے کے قلیل عرصہ میں ایسی کونسی بات ۱۰ر جولائی والے اشتہار کے متعلق وقوع میں آئی جس پر مخالفوں نے اُسقدر زور شور کے الفاظ لکھنے پڑے۔ صاف ظاہر ہے کہ خاص ۱۰ر جولائی والے اشتہار کے متعلق کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا لہٰذا صفحہ ۷ کے حاشیہ میں جو مخالفوں کے ہنسی اور ٹھٹھے کا ذکر فرمایا تو اِس سے اظہر من الشمس ہے کہ اس جگہ مصلح موعود کا ہی ذکر ہے۔ اور مصلح موعود کی نسبت ہی فرمایا کہ خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔

علاوہ اسکے اگر صفحہ ۷ کے حاشیہ کی پیشگوئی مصلح موعود کے سوا ایک الگ لڑکے کیلئے ہوتی تو اول تو ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں جو میاں صاحب کی پیدائش کا اشتہار ہے سبز اشتہار کے صرف صفحہ ۷ کے حاشیہ کا حوالہ دیا جاتا اور باقی اشتہار کو الگ کر لیا جاتا دوسرے یہ کہ جس زور شور سے اس صفحہ ۷ کے حاشیہ کی پچھلی سطروں میں دعوے کیا گیا ہے کہ اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں الخ اسی قدر زور شور سے لکھا جاتا کہ پیشگوئی پوری ہوگئی اور قریب مدت میں ۱۰ر جولائی والا لڑکا پیدا ہو گیا۔ لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ بجائے اسکے یکم دسمبر کا لفظ لکھکر پورے اشتہار کا حوالہ دیا گیا صفحہ ۷ کے حاشیہ کا نام بھی نہیں لیا گیا اور بجائے اسکے کہ ۱۰ر جولائی والے لڑکے کو الگ سمجھکر زور شور سے پیشگوئی کے پورا ہونیکا اعلان کیا جاتا یہ لکھا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی اور ایسی عبارت لکھی جس سے صاف ثابت ہے کہ ۱۰ر جولائی والا لڑکا مصلح موعود ہے۔ ۱۲ر جنوری کے اشتہار کی عبارت

یہ ہے خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام **محمود بھی ہوگا** اور اس عاجز کو مخاطب کرکے

فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور **حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا** وہ قادر ہے
جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے **سو آج** ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء میں مطابق ۹ رجمادی
الاول ۱۳۰۶ھ بروز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو
گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر **بشیر** اور **محمود بھی** رکھا گیا ہے
اور **کامل انکشاف** کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔"

دیکھو اس حوالہ کی عبارت سے اظہر من الشمس ہے کہ ۱۰ر جولائی والا لڑکا مصلح موعود ہے۔ اور نیز دوسرا بشیر کا لفظ بھی موجود ہے جو یقیناً مصلح موعود ہے (دیکھو سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ کے حاشیہ کی آخری سطر) اور محمود کا لفظ بھی موجود ہے اور یہ بھی مصلح موعود کا ہی نام ہے (دیکھو سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ کے حاشیہ کی چھٹی سطر) علاوہ اسکے اگر ۱۰ر جولائی والا اشتہار مصلح موعود کے لئے نہ تھا تو بطور تفاؤل نام رکھنے کی کیا ضرورت تھی **اور نیز وقت کی تعیین کی کیا ضرورت تھی** کہ **کامل** انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ صاف فرما دیا ہوتا کہ ۱۰ر جولائی والے اشتہار میں قریب مدت میں ایک لڑکے کے پیدا ہونیکی پیشگوئی کی گئی تھی سو وہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ جیسا کہ بشیر اول کے متعلق ۷ر اگست کا اشتہار دیا کہ ۸ر اپریل والا لڑکا پیدا ہو گیا پیشگوئی پوری ہو گئی اور جیسا کہ دوسرے بچوں کے متعلق پیشگوئی کے مطابق پیدا ہونے کے اشتہار دئے گئے۔ اور یاد رہے کہ اس فقرہ سے کہ **کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دیجائے گی** صرف اسقدر مراد ہے کہ انکشاف تو ہو گیا ہے صرف کامل انکشاف نہیں ہوا **سو** کا لفظ بھی پیشگوئی کے پورا ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس سے اگلا فقرہ کہ "**ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا**" اسکا بھی یہی مطلب ہے کہ ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا۔ کیونکہ کھلنا بمعنے کامل انکشاف ہونے کے ہے۔ کھلنا کے معنے یہ ہرگز نہیں کہ بالکل معلوم نہیں۔ ماسوا اسکے ایسے الفاظ کہ کامل انکشاف کے بعد اطلاع دیجائیگی یا یہ کہ ابھی تک مجھ پر نہیں کھلا۔ یہ سب الفاظ لڑکے کے متعلق ہیں۔ ان سے یہ نہیں

پایا جاتا کہ اشتہار ۱۰ جولائی یا سبز اشتہار کے مصلح موعود ہونے کے متعلق کچھ شک ہے ان اشتہاروں کی نسبت تو ۱۲ جنوری کے اشتہار کی عبارت صاف صاف بتلا رہی ہے کہ مصلح موعود...... کے متعلق ہیں کیونکہ دوسرا بشیر مصلح موعود کے سوا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا اور دوسرا بشیر کا لفظ اشتہار ۱۰ جولائی میں ہے ہی نہیں تا کسی قسم کا شبہ پڑے پس ۱۰ جولائی والے لڑکے کو دوسرا بشیر کہنے سے صاف ظاہر ہے کہ ۱۰ جولائی والا لڑکا مصلح موعود ہے۔ اس ۱۲ جنوری کے اشتہار میں اگر کامل انکشاف چاہا گیا تو صرف لڑکے کی نسبت چاہا گیا نہ کہ ان دونوں اشتہاروں کی نسبت۔

اور اگر اب بھی باوجود اسقدر کافی ثبوتوں کے تمہارے نزدیک ۱۰ جولائی والا لڑکا مصلح موعود کے علاوہ ایک علیحدہ لڑکا ہے۔ اور صرف اسلئے کہ ۱۰ جولائی کا حوالہ سبز اشتہار میں ہے سبز اشتہار بھی مصلح موعود کے لئے نہ رہا اور کسی اور لڑکے کے لئے بنگیا (نعوذ باللہ من ذلک) اور تمہارے نزدیک میاں صاحب ۱۰ جولائی اور سبز اشتہار کے مصداق ہیں جیسا کہ تم اپنے رسالہ کے صفحہ ۴ سطر ۱ میں لکھتے ہو کہ "سبز اشتہار اصل میں صرف ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی کی مکرر اشاعت کے لئے ہے"۔ اور صفحہ ۱۲ سطر ۱۷ میں لکھتے ہو کہ "حضرت مسیح موعود کی متعدد تحریروں سے ظاہر ہے میاں محمود احمد صاحب کی پیدائش کو آپ نے دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار والی پیشگوئی اور سبز اشتہار کے مطابق قرار دیا ہے"۔ تو اگر میاں صاحب کو مصلح موعود نہیں مانتے تو کم از کم میاں صاحب کو اولوالعزم ہونے اور حسن و احسان میں حضرت صاحب کا نظیر ہونے کا تو رتبہ دو۔ کیونکہ یہ تعریفیں تو یقیناً تمہارے نزدیک بھی ۱۰ جولائی والے اور سبز اشتہار والے لڑکے کی ہیں۔ جیسا کہ مندرجہ بالا ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار کے حاشیہ کی ابتدائی سطروں میں ان دونوں اشتہاروں کا حوالہ دیکر فرمایا کہ "خدائے عزوجل نے ..... اس عاجز کو مخاطب کرکے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا"۔

اگر تم اس بات کو جو تمہارے نزدیک بھی مسلّم ہے مان لو تو پھر اس سے آگے بھی تمہاری سمجھ میں آجائیگا لیکن اگر تم دانستہ یہ سب کچھ کر رہے ہو اور اپنے کسی مطلب کے پورا کرنیکے لئے حضرت صاحب کے اُس زمانہ کے گمان سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہو جبکہ بشیر اول ابھی زندہ تھا اور ۱۰ر جولائی والے اشتہار کے الفاظ کو اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۳ کے آخری دو سطروں میں موٹے موٹے حرفوں میں اسی لئے پیش کیا ہے تو پھر ان باتوں سے کچھ فائدہ نہیں ۱۰ر جولائی کے اشتہار کے الفاظ میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے تم فائدہ اٹھا سکو۔ بشیر اول کو دین کا چراغ اِس لئے کہا گیا۔ کہ اسکا ایک نام الہامی چراغ دین تھا دیکھو سبز اشتہار صفحہ ۴ سطر ۱۸۔ اور محمود احمد اولوالعزم کو ایک اور اسلئے کہا گیا کہ واقعی وہ بشیر اول کے بعد ایک اور .... یعنے دوسرا تھا ۔ ۱۰ر جولائی والا اشتہار اُس زمانہ کا ہے جبکہ بشیر اول ابھی زندہ تھا اور اسپر مصلح موعود ہونیکا گمان کیا گیا تھا۔ لہذا اُس زمانہ میں تو ہو سکتا تھا کہ دس جولائی والے لڑکے کو مصلح موعود کے سوا ایک اور لڑکا سمجھا جاتا۔ لیکن بشیر اول کے فوت ہونیکے بعد ناممکن تھا کہ ۱۰ر جولائی والے لڑکے کو مصلح موعود نہ سمجھا جاتا کیونکہ الہام نے کھولدیا تھا کہ ۲۰ر فروری والی پیشگوئی دو لڑکوں کے متعلق ہے پہلا لڑکا یعنے بشیر اول مصلح موعود نہ تھا بلکہ دوسرا لڑکا مصلح موعود ہے جو بہت جلد پیدا ہونیوالا ہے۔ پس چونکہ ۱۰ر جولائی کے اشتہار میں بھی یہی وعدہ الٰہی تھا کہ بشیر اول کے بعد بہت جلد ایک لڑکا پیدا ہونیوالا ہے تو پھر سبز اشتہار کے زمانہ میں اس صریح الہامی اطلاع کے ہوتے ہوئے دس جولائی والے لڑکے کو کسطرح مصلح موعود نہ سمجھا جاتا۔ ۲۰ر فروری والا دوسرا لڑکا یعنی مصلح موعود بھی بشیر اول کے بعد ایک اور یعنے دوسرا تھا اور ۱۰ر جولائی والا اولوالعزم محمود احمد بھی بشیر اول کے بعد ایک اور یعنے دوسرا تھا پس دراصل دو مقام پر ایک لڑکے کا ذکر تھا۔ لہذا سبز اشتہار میں اور ۱۲ر جنوری کے اشتہار میں ۱۰ر جولائی

کہ لڑکے سے حضرت صاحب کی مراد مصلح موعود ہی ہے اسی لئے بار بار اسکو دوسرا بشیر فرماتے ہیں۔ اور دوسرا بشیر بے چون وچرا مصلح موعود ہے۔ اور ۱۰ ر جولائی کے اشتہار میں دوسرا بشیر کا لفظ بالکل نہیں۔ اور اس شبہ کرنے کی گنجائش ہی نہیں کہ یہ دوسرا بشیر اور ہے اور وہ دوسرا بشیر اور ہے اور اگر ۱۰ ر جولائی کے اشتہار میں دوسرا بشیر کا لفظ ہوتا بھی تب بھی کچھ حرج نہ تھا کیونکہ الہام نے کھولدیا تھا کہ بشیر اول کے بعد دوسرا لڑکا مصلح موعود ہی فقط

رسالہ نشان فضل تمام ہوا۔

رسالہ نشان فضل نے اپنی الہامی تعیین سے رسالہ المصلح الموعود کا کافی جواب دیدیا ہے بلکہ اسکے نوٹ میں بعض زائد جوابات بھی دیئے گئے ہیں ذیل میں بھی چند اور زائد جواب دیئے جاتے ہیں۔

ضمیمہ نشانِ فضل

قولہ صفحہ ۲۴۔ اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس طرح پر حضرت صاحب کے لڑکوں میں سے مصلح موعود کوئی بھی نہ رہا تو میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ... مصلح موعود کبھی آئندہ نسلوں میں پیدا ہوگا۔

اقول۔ تم تو یہ کہتے ہو لیکن ذیل کے حوالجات سے ثابت ہے کہ وہ حضرت صاحب کا بیٹا ہے آئندہ نسلوں میں سے نہیں دیکھو حضرت صاحب کیا فرماتے ہیں؟

حوالہ اول۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۰۵ سطر ۵ "پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہونگے اور ایک لڑکا خدا تعالٰے سے ہدایت میں کمال پائیگا" کیا اس عبارت کا یہ مطلب ہے کہ فوت تو حضرت صاحب کے لڑکے ہونگے اور وہ کمال والا کبھی آئندہ نسل میں سے ہوگا۔ خدا کا خوف کرو۔

حوالہ دوم۔ اشتہار ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳ کالم ۲۔ الہام "سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائیگا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا"

یہاں لفظ تخم سے نطفہ کی طرف اشارہ ہے یہ تمام عبارت الہامی ہے اب دیکھو الہام کیا کہتا ہے اور تم کیا کہتے ہو اگر اس نے آئندہ نسل میں سے ہونا تھا اور عبارت کو مبہم رکھنا تھا تو صرف اتنا کہنا کافی تھا کہ تیری نسل میں سے ہوگا۔ یہ بار بار تجھے اور بار بار ہی کہنے کی کیا ضرورت تھی اور تجھے ملیگا اور تجھے دیا جائیگا فرمانے کی کیا حاجت تھی؟

ذریت کا لفظ بیٹوں کے لئے بھی آیا ہے۔ اسی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ایک الہام ہے "میں تیری ذریت کو بہت بڑھاؤنگا اور برکت دونگا مگر بعض ان میں سے کم عمری میں فوت بھی ہونگے"۔ پھر میاں بشیر احمد صاحب بشیر اول کے فوت ہونے پر حضرت اقدس نے سبز اشتہار کے صفحہ ۱۴ حاشیہ سطر ۱ میں تحریر فرمایا۔ "ہمارے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں بعض ہمارے لڑکوں کی نسبت یہ پیشگوئی موجود تھی کہ وہ کم عمری میں فوت ہوں گے پس سوچنا چاہیئے کہ اس لڑکے کی وفات سے ایک پیشگوئی پوری ہوئی یا جھوٹی نکلی"۔ اب بڑے ظلم کی بات ہے کہ ذریت کے لفظ سے اس الہام میں جو نقصان کی بابت ہے بیٹے مراد لئے جائیں اور اس الہام میں جو فائدہ کا الہام ہے ذریت کے لفظ سے آئندہ نسل مراد لی جائے۔

حوالہ سوم۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۶۵ سطر ۷ "خدا نے مجھے **وعدہ** دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کیلئے **تجھ** سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائیگا جس میں میں روح القدس کی برکات پھونکونگا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا اور مظہر الحق والعلا ہوگا گویا خدا آسمان سے نازل ہوا"۔ دیکھو یہاں کیسا صریح طور پر فرمادیا کہ تجھ سے ہی یعنے تیرا بیٹا۔ اور یہ وعدہ الٰہی ہے کہ تجھ سے ہی ہوگا۔

حوالہ چہارم۔ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء صفحہ ۳ کالم ۲ سطر ۱۴ "**فرزند دلبند گرامی** ارجمند مظہر الحق والعلا" یہ الہام کے الفاظ ہیں۔ الہام میں اس لڑکے کے لئے فرزند اور دلبند کے الفاظ استعمال کئے گئے۔

حوالہ پنجم۔ درثمین "بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا + جو ہوگا ایک دن محبوب میرا"
یہاں تو بیٹے کا ہی لفظ موجود ہے اور فرمایا کہ اک بیٹا ہے یعنے وہ پیدا ہو چکا ہے ہوگا
ہے ہوگا نہیں فرمایا۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ انہی میں سے ایک ہے جو بڑا ہو کر ظاہر ہو جائیگا۔

حوالہ ششم۔ ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں مصلح موعود کا لقب **پسرِ موعود** ہے۔ پسر کے معنے بیٹے کے ہیں ....

....

حوالہ ہفتم۔ اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء صفحہ اول کالم اول سطر اول سے "چونکہ اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا۔ دو شخص سکنہ قادیان یعنے حافظ سلطانی کشمیری وصابر علی نے روبروئے مرزا نواب بیگ و میاں شمس الدین و مرزا غلام علی ساکنانِ قادیان یہ دروغ بے فروغ برپا کیا ہے کہ ہماری دانست میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے صاحب مشتہر کے گھر میں لڑکا پیدا ہو گیا ہے حالانکہ یہ قول نامبردگان کا سراسر افترا اور دروغ و بمقتضائے کینہ و حسد و عناد جبلی ہے جس سے وہ نہ صرف مجھ پر بلکہ تمام مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہم انکے قول دروغ کا ردّہ واجب سمجھ کر عام اشتہار دیتے ہیں کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز پہلے دو لڑکوں کے جنکی عمر ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا اور یہ اتہام گویا ڈیڑھ ماہ سے پیدا ہو گیا ہے سراسر دروغ ہے ہم اس دروغ کے ظاہر کرنے کے لئے لکھتے ہیں کہ آجکل ہمارے گھر کے لوگ بمقام چھاؤنی انبالہ صدر بازار اپنے والدین کے پاس یعنے اپنے والد میر ناصر نواب صاحب نقشہ نویس دفتر نہر کے پاس بود و باش رکھتے ہیں اور اُن کے گھر کے متصل منشی

مولا بخش صاحب ملازم ڈاک ریلوے اور بابو محمد صاحب کلرک دفتر نہر رہتے ہیں معترضین جس شخص کو شبہ ہو اسپر واجب ہے کہ اپنا شبہ رفع کرنیکے لئے وہاں چلا جاوے اور اُس جگہ اور گرد سے خوب دریافت کرے اگر کرایہ آمد و رفت موجود نہ ہو تو ہم اسکو دیدینگے لیکن اگر اب بھی جا کر دریافت نہ کرے اور نہ دروغگوئی سے باز آوے تو بجز اسکے کہ ہمارے اور تمام حق پسندوں کی نظر میں لعنت اللہ علی الکاذبین کا لقب پائے اور نیز زیر عتاب حضرت احکم الحاکمین کے آوے اور کیا ثمرہ اس یاوہ گوئی کا ہوگا خدا تعالیٰ ایسے شخصوں کو ہدایت دیوے کہ جو جوش حسد میں آکر اسلام کی کچھ پروا نہیں رکھتے اور اس دروغگوئی کے مآل کو کبھی نہیں سوچتے۔ اسجگہ اس وہم کا دور کرنا بھی قرین مصلحت ہے کہ جو مقام ہوشیارپور ایک آریہ صاحب نے اس پیشگوئی پر بصورت اعتراض پیش کیا تھا کہ لڑکا لڑکی کے پیدا ہونیکی شناخت دائیوں کو بھی ہوتی ہے یعنے دائیاں بھی معلوم کرسکتی ہیں کہ لڑکا پیدا ہوگا یا لڑکی۔ واضح ہے کہ ایسا اعتراض کرنا معترض صاحب کی سراسر حیلہ سازی و حق پوشی ہے کیونکہ اول تو کوئی دائی ایسا دعوے نہیں کرسکتی بلکہ ایک حاذق طبیب بھی ایسا دعوی ہرگز نہیں کرسکتا کہ اس امر میں میری رائے قطعی اور یقینی ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں صرف ایک اٹکل ہوتی ہے کہ جو بارہا خطا جاتی ہے۔ علاوہ اسکے یہ پیشگوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں و بعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی۔"

اب خدا کا خوف کرکے بتلاؤ کہ جو لڑکا آئندہ نسل میں سے ہونیوالا ہو اُس کے لئے اشتہار کی عبارت ایسی ہی ہوا کرتی ہے۔ صاف کہدیا جاتا کہ ایسے اعتراض کیوں کرتے ہو اس کی نسبت تو فیصلہ نہیں ہوا کہ میرا بیٹا ہوگا یا آئندہ نسل میں سے ہوگا بخلاف اسکے دائیوں اور گھر کے لوگوں کا ذکر کرنا اور آمد و رفت کے گواہ دینا اور پھر الہامی میعاد نو برس کی بتلا کر بات کو پکا کر دینا اور پھر اس بات پر زور پر زور دینا کہ ضرور اس عرصہ تک

پیدا ہوگا اور بہر حال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا غرض ان سب باتوں سے اظہر من الشمس ہے کہ وہ حضرت اقدس کے بیٹوں میں سے ہے۔ اور کیا ۲۰ فروری والا اشتہار صرف اسلئے تھا کہ ایک بچہ سوا برس کا ہو کر مر جائے۔ جبکہ الہام نے بتا دیا کہ ۲۰ فروری والا اشتہار دو لڑکوں کے متعلق ہے تو پھر اگر بشیر اول حضرت صاحب کا لڑکا تھا تو مصلح موعود بھی حضرت صاحبکا لڑکا ہے ہاں اگر بشیر اول حضرت صاحب کا لڑکا نہیں تو پھر مصلح موعود بھی حضرت صاحب کا لڑکا نہیں لیکن یہ محال ہے۔ پس کیا وجہ کہ ایسے رسالے شائع کرتے ہو جو صریح طور پر حضرت صاحب کے الہامات اور ارشادات کے مخالف ہیں۔

قولہ صفحہ ۲۵۔ وہ اسقدر جلد آنے والا نہ تھا۔ صفحہ ۲۶۔ ابھی ہمارے بھائیوں کو ایک عرصہ تک مشکلات اور مصائب کے نیچے کام کرنا چاہئیے۔

اقول۔ تم تو یہ کہتے ہو لیکن حضرت اقدس سبز اشتہار کے صفحہ ۱۵ کے حاشیہ میں جسکی نقل چھپ نشان فضل ہو چکی ہے فرماتے ہیں خدا تعالےٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ سے یہ **دونوں شق** ظہور میں آجائیں۔ رحمت کی پہلی قسم جو بذریعہ ابتلا تھی بشیر اول کے ذریعہ سے پوری ہوئی اور رحمت کی دوسری قسم بشیر دوم یعنے مصلح موعود کے ذریعہ سے پوری ہوگی اور فرماتے ہیں کہ **اے لوگو! جنھوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اسکے بعد اب روشنی آئے گی**۔

اب دیکھو کہ تم حضرت صاحب کے کسقدر خلاف چل رہے ہو اور بڑی غضب کی بات ہے کہ ایسا خیال ہو کہ ابتلا کے لئے تو حضرت صاحبکا بیٹا ہے لیکن رحمت کی دوسری قسم کے لیے حضرت صاحب کا کوئی بیٹا نہیں ہے

قولہ صفحہ ۱۷۔ یہ امر کہ مصلح موعود کے پیدا ہونے کے لئے نو سال کی میعاد ضروری تھی یا نہیں اسکا فیصلہ ذیل کی باتوں سے ہوتا ہے۔ الخ

اقول۔ تم نے تو فیصلہ کر دیا کہ مصلح موعود کیلئے نو سال کی میعاد ضروری نہ تھی اچھا

اگر نو سال کی میعاد ضروری نہ تھی تو پھر بتاؤ کہ نو برس کے سوا حضرت صاحب نے اور کونسی میعاد مصلح موعود کے لئے بتائی ہے۔ کیونکہ تم نے اسکے بعد اپنے رسالہ میں حضرت اقدس کی کتابوں اور اشتہارات سے بالکل ثابت نہیں کیا کہ مصلح موعود کے لئے حضرت اقدس نے کوئی اور میعاد رکھی ہے اور وہ جو تم نے اپنے رسالہ کے آخر میں تین سو یا چار سو برس کہے ہیں سو یہ تمہاری اپنی بات ہے۔ حضرت اقدس نے ہرگز ہرگز نہیں لکھا کہ مصلح موعود تین سو یا چار سو برس کے بعد آئیگا۔ پس معلوم ہوا کہ تم ایک ایسا مصلح پیش کرتے ہو جس کے لئے حضرت اقدس نے کوئی میعاد نہیں بتلائی۔ ایسے مصلح تو قیامت تک بیشمار ہو سکتے ہیں اور بیشک ہونگے لیکن تمہارا مطلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت تک حضرت اقدس کی نسل میں سے نعوذ باللہ صرف ایک لڑکا مصلح ہوگا باقی تمام نسل میں سے اور کوئی بھی لوگوں کی اصلاح کے لائق نہ ہوگا۔ حالانکہ حضرت صاحب کا یہ مطلب ہے کہ میری اور اولاد بھی بڑے مرتبہ والی ہوگی اور قیامت تک میری نسل سرسبز رہے گی اور بڑے بڑے مرتبہ والے اور مصلح قیامت تک پیدا ہوتے رہینگے (دیکھو بچوں کی نسبت الہامات اور درثمین کی دعائیں) لیکن ایک مصلح اور بڑے مرتبہ والا لڑکا ان لڑکوں میں سے بھی ہوگا جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء سے نو برس کے اندر اندر پیدا ہونگے اور وہ بشیر اول کے بعد دوسرا ہوگا اور بلا توقف بشیر اول کے بعد پیدا ہوگا اور وہ عمر پانے والا ہوگا اور بہت ذہین ہوگا اور جلد جلد بڑھیگا اور دل کا حلیم ہوگا اور وہ میرا خلیفہ ہوگا اور نام اسکا محمود ہوگا سو یہ پیشگوئی حضرت صاحب کی جو اپنے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت میں تھی حرف بحرف پوری ہوئی لیکن تم اسپر خاک ڈالنا چاہتے ہو۔ یاد رکھو کہ نو سال کی میعاد وعدہ الٰہی تھا جیسا کہ فرمایا۔ "ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔" اور تم کہتے ہو کہ نو سال کی میعاد ضروری نہ تھی۔

قولہ صفحہ ۱۷۔ نو سال کی میعاد ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مقرر کی گئی اور اسکے بعد پھر اعتراض ہوا کہ یہ میعاد لمبی ہے تو ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ لکھا "ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا (یعنی ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء) دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الہی میں توجہ کی گئی تو آج ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اسقدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔" یہ سمجھ لینا چاہئے کہ دوبارہ اسی امر کے انکشاف کے لئے توجہ کی گئی جو پہلے ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں تھا یعنی یہ تعلق میعاد نو سال تو درحقیقت اسی نو سال کی میعاد کی مزید تشریح ان الفاظ میں تھی۔ گو بعد کے ایک اشتہار میں اس فقرہ کو کہ "ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔" ذوالوجوہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے دو معنی کئے ہیں مگر یہ ابہام پیشگوئی کے پورا ہونے کیوقت دور ہو گیا چنانچہ بشیر اول کے تولد پر آپ نے ذیل کا اشتہار شائع کیا "اے ناظرین میں آپکو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے مینے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی تھی۔ اور خدا تعالےٰ سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج ۱۶ ذیقعد ۱۳۰۳ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۶ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ موعود ✠ مسعود پیدا ہو گیا۔" پھر اسی لڑکے پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا پہلا حصہ سبز اشتہار میں لگایا ہے جہاں صفحہ ۱۷ کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ "خدا تعالےٰ نے مجھپر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی درحقیقت دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔" پس اس صورت میں صاف سمجھ آتی

✠ اصل اشتہار میں موعود کی بجائے مولود کا لفظ ہے۔

کہ نو برس کی میعاد صرف بشیر اول کی پیدائش کی نسبت تھی۔

اقول۔ خدا جانے تمہاری سمجھ ہی کو کچھ ہو گیا ہے یا دانستہ ایسی باتیں کرتے ہو۔ تمہاری اس تقریر کی مثال تو بالکل یہی ہے کہ۔ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا۔ الا یا ایہا الساقی ادر کاساً و ناولہا۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ زمین گول ہے۔ بھلا سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کے حاشیہ کا باوجود تمہارے پچھلی سطر کے چھوڑنے کے میعاد سے کیا تعلق اور پھر نو سال کی میعاد کا بشیر اول سے کیا تعلق عجب غیر متعلق باتیں جمع کر کے ایک غیر متعلق نتیجہ نکالا ہے۔ مگر تمہاری اس تقریر کا جواب خود حضرت اقدس دے گئے ہیں جس طرح تم نے ۸ را پریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار کا اگلا فقرہ چھوڑ دیا ہے لیکھرام نے بھی یہی فقرہ چھوڑ دیا تھا۔ اگر تم نے دانستہ ایسا نہیں کیا تو جن سطروں کی تم نے نقل کی ہے اگر اُن سے پہلی اور پچھلی سطروں پر ایک نظر بھی ڈال لیتے تو فوراً تمہیں معلوم ہو جاتا کہ نو برس کی میعاد بشیر اول کے لئے نہیں پھر تم کبھی یہ رسالہ شائع نہ کرتے۔ خیر جو کچھ بھی ہو اب حضرت اقدس کا جواب سنو۔ حضرت اقدس کا جواب لکھنے سے پہلے اشتہار محک اخیار و اشرار مورخہ قریباً جولائی ۱۸۸۶ء میں سے کچھ عبارت اس جگہ نقل کر دینا مناسب ہے کیونکہ جسطرح بشیر اول کی وفات کے بعد لیکھرام نے ۸ را پریل والے اشتہار میں عبارت چھوڑ دی تھی بشیر اول کی پیدائش سے پہلے بھی لڑکی پیدا ہونے پر مخالفوں نے ۸ را پریل کے اشتہار کو محرف و مبدل کر کے لوگوں کے آگے پیش کیا تھا۔ وہ عبارت یہ ہے ”بعض مخالف ناخدا ترس جن کے دلوں کو زنگ تعصب و بخل نے سیاہ کر رکھا ہے ہمارے اشتہار مطبوعہ ۸ را پریل ۱۸۸۶ء کو یہودیوں کی طرح محرف و مبدّل کر کے اور کچھ کے کچھ معنی بنا کر سادہ لوح لوگوں کو سناتے ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہارات شائع کرتے ہیں تا دھوکہ دیکر اُنکے یہ ذہن نشین کریں کہ جو لڑکا پیدا ہونیکی پیشگوئی تھی **اس کا وقت گذر گیا** اور وہ غلط نکلی۔ ہم اسکے جواب میں صرف لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین کہنا کافی سمجھتے ہیں

...... نہیں دیکھتے کہ اشتہار ۲۲ر مارچ ۱۸۸۶ء میں صاف صاف تولد **فرزند موصوف** کے لئے نو برس کی میعاد لکھی گئی ہے اور اشتہار ۸ر **اپریل ۱۸۸۶ء** میں کسی برس یا مہینے کا ذکر نہیں اور نہ اس میں یہ ذکر ہے کہ جو **نو برس** کی میعاد رکھی گئی تھی اب وہ منسوخ ہو گئی ہے۔"

بشیر اول کی وفات کے بعد لیکھرام نے اپنے اشتہار میں ۸ر اپریل کے اشتہار کا اگلا فقرہ چھوڑ دیا تھا تاکہ لوگوں کو دھوکہ دے کہ بشیر اول ہی کے لئے نو برس کی میعاد تھی اور یہی مصلح موعود تھا جو سوا برس کا ہو کر مر گیا اسکا جواب حضرت اقدس نے سبز اشتہار کے صفحہ اول اور اسکے حاشیہ میں یوں دیا ہے۔

حضرت اقدس کا جواب

بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ر اگست ۱۸۸۶ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائینگی بعضوں نے اپنی طرف سے افتراء کر کے یہ بھی اپنے اشتہار میں لکھا کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہوگا الخ

حاشیہ متعلقہ "یہ مفتری لیکھرام پشاوری ہے جس نے تینوں اشتہار مندرجہ متن اپنے اثبات دعویٰ کی غرض سے اپنے اشتہار میں پیش کئے ہیں اور سراسر خیانتوں سے کام لیا ہے مثلاً وہ اشتہار ۸ر **اپریل ۱۸۸۶ء** کا ذکر کر کے اسکی یہ عبارت اپنے اشتہار میں لکھتا ہے کہ اس عاجز پر اسقدر کھل گیا کہ لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل تک تجاوز نہیں کر سکتا لیکن اس عبارت کا اگلا فقرہ یعنی یہ فقرہ کہ یہ **ظاہر نہیں**

کیا گیا کہ جواب پیدا ہو گا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہو گا۔ اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا کیونکہ یہ اُس کے مدّعا کو مضر تھا اور اسکے خیال فاسد کو جڑ سے کاٹتا تھا۔"

یہ وہ حوالہ ہے کہ اگر تمہارے رسالہ کے جواب میں اور کچھ بھی نہ لکھا جاتا صرف یہی ایک حوالہ پیش کر دیا جاتا تو تمہارے سارے رسالہ کے قلع قمع کے لئے کافی تھا۔ اب خدا کا خوف کر کے بتلاؤ کہ جبکہ بشیر اول کے بعد نو سال کی میعاد قائم ہے اور نو سال کی میعاد بشیر اول کے لئے نہیں ہے بلکہ مصلح موعود کے لئے ہے تو پھر تمنے ایسا رسالہ کیوں لکھا کہ مصلح موعود کبھی آئندہ نسلوں میں کئی سو برس کے بعد پیدا ہو گا؟

اب اسجگہ آٹھ اپریل کے اشتہار کی نقل کر دینا مناسب ہے۔ اسکے بعد توجہ کے امر کی بابت تمہیں سمجھا دینگے۔

اشتہار ۸ راپریل ۱۸۸۶ء

"واضح ہو کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندرمن صاحب مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لئے بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہو سکتا ہے۔ سو اول تو اسکے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کیساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اُس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بیشک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے نہ یہ کہ صرف پیشگوئی ہے۔ ماسوا

اسکے اب بعد اشاعت اشتہار مندرجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لئے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اسقدر کھل گیا کہ **ایک لڑکا** بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالباً **ایک** لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اُسکے قریب حمل میں **لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا** ۔ اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ انہوں نے کہا کہ **آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں**۔ چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولیٰ کریم جل شانہ کا ہے اسلئے اسیقدر ظاہر کرتا ہے جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا۔ آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا جاویگا۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

وہ فقرہ جو تم نے چھوڑ دیا ہے اور جس کا حوالہ حضرت صاحب نے دیا ہے اب وہ فقرہ اسجگہ دیکھ لو۔ صاف لکھا ہے کہ "لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا" یعنے نو برس کی میعاد اُسی مصلح موعود کے لئے ہے۔ اگر مصلح موعود یہ نہیں ہے جو اب پیدا ہوگا تو مصلح موعود کسی اور وقت میں اپنی نو برس کی میعاد میں پیدا ہو جائے گا۔ علاوہ اسکے ماسوا کے لفظ سے پہلی سطروں سے بھی ثابت ہے کہ نو سال کی میعاد مصلح موعود کے لئے ہے اس ۸ اپریل والے لڑکے یعنے بشیر اول کے لئے نہیں کیونکہ یہ تمام اشتہار میعاد کے متعلق جناب الٰہی میں توجہ کرنے کے بعد ہی لکھا گیا ہے یہ تو نہیں کہ ماسوا کے لفظ سے پہلے لفظ تک آدھا اشتہار لکھکر چھوڑ دیا اور پھر توجہ کی اور پھر توجہ کے بعد باقی آدھا اشتہار لکھا۔ غرض اس اشتہار سے ہرگز ہرگز یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ نو سال کی میعاد بشیر اول کے لئے ہے بلکہ برخلاف اسکے اس اشتہار سے اظہر من الشمس

ہے کہ نو سال کی میعاد مصلح موعود کے لئے ہے۔

توجہ کی بابت بتانے سے پہلے یہ بھی معلوم کرو کہ اوّل تو اس اشتہار میں **ایک** کا لفظ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس الہام کی نسبت یہ یقین نہیں کر لینا چاہئے کہ مصلح موعود کی نسبت ہے۔ اگر اس الہام سے مراد مصلح موعود ہوتا تو لفظِ ایک کی بجائے **وہ** کا لفظ ہوتا۔ دوسرے یہ کہ اگر مصلح موعود یہی لڑکا ہوتا تو اس الہام کے بعد پھر اس الہام کے ہونے کی کیا ضرورت تھی جو اسی اشتہار میں درج ہے کہ "انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم **دوسرے** کی راہ تکیں"۔ تیسرے یہ کہ اس ۸ اپریل والے لڑکے یعنے بشیر اول کی وفات کے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ یہ مصلح موعود نہ تھا اور الہام نے کھول دیا کہ بشیر اول مصلح موعود کے سوا ایک الگ لڑکا تھا۔ پس جبکہ یہ ثابت ہوا کہ بشیر اول مصلح موعود کے سوا ایک الگ لڑکا تھا اور اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں اُس کی پیدائش کے لئے ..... الگ پیشگوئی تھی تو اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء والی نو برس کی میعاد بشیر اول کے لئے ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ ۲۲ مارچ والا اشتہار ۸ اپریل والے اشتہار سے پہلے کا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ پیشگوئی لڑکا پیدا ہونے کی تو بعد میں کیجائے اور میعاد پہلے ہی بتلا دی جائے۔

اب معلوم ہو کہ میعاد کے متعلق جناب الٰہی میں توجّہ کرنا صرف اسلئے تھا کہ بعض مخالف اعتراض کرتے تھے کہ نو برس کی میعاد بہت لمبی ہے اور اس میعاد میں بڑی گنجائش ہے کوئی نہ کوئی لڑکا اتنے لمبے عرصہ تک پیدا ہو سکتا ہے سو ایسے معترضوں کے لئے (جنھوں نے اس پیشگوئی سے صرف یہی مطلب سمجھا تھا کہ نو برس میں ایک معمولی لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کی گئی ہے اور انہوں نے یہ نہیں سمجھا تھا کہ در اصل یہ ایک بڑے مرتبہ والے لڑکے کی پیشگوئی ہے جس کے لئے اگر نو برس سے دو چند میعاد بھی ہوتی تب بھی کچھ حرج نہ تھا) ایک الگ پیشگوئی کی گئی اور انہیں کہا گیا کہ تم جو

کہتے ہو کہ میعاد بہت لمبی ہے تو یہ لو ایک بہت کم میعاد والے لڑکے کی پیشگوئی کی جاتی ہے عنقریب اور بہت ہی قریب ایک لڑکا پیدا ہوگا جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا یعنی اسی حمل میں یا بالضرور اسکے قریب دوسرے حمل میں پیدا ہو جائے گا تم کو اس سے کیا غرض۔ کہ وہ مصلح موعود ہے یا نہیں ہے تمہارا اعتراض تو صرف میعاد کے لمبا ہونے اور وقت کے مقرر نہ ہونے کا ہے سو تمہارا اعتراض توڑ دیا جاتا ہے ایک لڑکا بہت ہی قریب اسی حمل میں ورنہ دوسرے حمل میں تو ضرور ہی پیدا ہو جائے گا۔ چنانچہ بہت ہی قریب اور دوسرے حمل میں ۷ راگست ۱۸۸۷ء کو صرف سوا سال کے بعد ایک لڑکا پیدا ہو گیا اور پیشگوئی پوری ہوئی اور مخالفوں پہ حجت تمام ہوئی۔ جیسا کہ حضرت اقدس ۷ راگست ۱۸۸۷ء کے اشتہار میں فرماتے ہیں۔

"اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ **وہ لڑکا** جس کے تولد کیلئے میں نے اشتہار **۸ راپریل ۱۸۸۶ء** میں پیشگوئی کی تھی۔ اور خدا تعالےٰ سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو **دوسرے حمل** میں جو اُس کے قریب ہے **ضرور** پیدا ہو جائے گا آج ۱۶ ر ذیقعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷ راگست ۱۸۸۷ء میں ۱۲ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب **وہ مولود مسعود** پیدا ہو گیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اب دیکھنا چاہیئے کہ یہ کسقدر بزرگ پیشگوئی ہے جو ظہور میں آئی آریہ لوگ بات بات میں یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم وہ پیشگوئی منظور کریں گے **جس کا وقت تبلایا جائے**۔ سو اب **یہ پیشگوئی** انہیں منظور کرنی پڑی کیونکہ **اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے** کہ حمل دوم **بالکل** خالی نہیں جائیگا **ضرور لڑکا پیدا ہوگا** اور وہ حمل بھی کچھ دور نہیں بلکہ قریب ہے۔ یہ مطلب اگرچہ اصل الہام میں مجمل تھا۔ لیکن میں نے اُسی اشتہار میں لڑکا پیدا ہونے سے ایک برس چار مہینے پہلے روح القدس سے قوت پاکر مفصّل طور پر مضمون مذکورہ بالا لکھدیا یعنے یہ کہ اگر لڑکا اس حمل میں نہ ہوا۔

تو دوسرے حمل میں ضرور ہوگا۔"

مندرجہ بالا اشتہار کی عبارت سے بھی ظاہر ہے کہ نو سال کی میعاد کو اس لڑکے سے کچھ تعلق نہیں بلکہ یہ الگ پیشگوئی ہے اور اسکی میعاد بھی الگ ہے اگر نو برس کی میعاد بشیر اول کے لئے ہوتی تو اس اشتہار میں لکھدیا جاتا کہ لڑکا نو برس کے اندر پیدا ہوگیا اور بہت زور دیا جاتا کہ دیکھو ابھی نو برس کے پورا ہونے میں سات برس باقی تھے جو لڑکا پیدا ہوگیا۔ اس اشتہار میں نو برس کی میعاد کا کوئی ذکر نہیں بلکہ صرف بہت قریب ہونے اور دوسرے حمل کا ذکر ہے۔

غرض آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی تو صرف میعاد کے لمبا ہونے پر جو اعتراض تھا اسکا ”رد“ تھا سو ”رد“ ہوگیا اور خوب رد ہوا۔ لیکن اب اس لڑکے کے پیدا ہونے کے بعد لوگ یہ سمجھ بیٹھے کہ یہی مصلح موعود ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا ہے لہذا جب وہ سوا برس کا ہو کر فوت ہوگیا تو لوگوں نے شور مچایا۔ تب حضرت اقدس نے اُن کے جواب میں سبز اشتہار شائع فرمایا۔ اس میں بار بار یہی لکھا ہے کہ ہماری طرف سے کوئی ایسا اشتہار نہیں نکلا جس میں ہمنے یہ دعوے کیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگیا ہے اور لیکھرام کو وہ جواب دیا جو اوپر لکھا گیا۔ اور درۃ الاسلام کے مصنّف نے بھی اعتراض کیا تھا اور ۷؍ اگست ۱۸۸۷ء کے اشتہار کے لفظ مسعود کو پیش کیا تھا۔ اسکا جواب حجۃ اللہ میں یہ دیا کہ ”بیشک مجھے الہام ہوا تھا کہ موعود لڑکے سے قومیں برکت پائینگی مگر ان اشتہارات میں کوئی ایسا الٰہی الہام نہیں جس نے کسی لڑکے کی تخصیص کی ہو کہ یہی موعود ہے اگر ہے تو لعنت ہے تجھ پر اگر تو وہ الہام پیش نہ کرے۔ ہاں دوسرے حمل میں جیسا کہ پہلے ہی مجھے ایک اور لڑکے کی بشارت ملی تھی لڑکا پیدا ہوا۔ سو یہ بجائے خود ایک مستقل پیشگوئی تھی جو پوری ہوگئی جسکا ہمارے مخالفوں کو صاف اقرار ہے۔ ہاں اگر اس پیشگوئی میں کوئی ایسا الہام میںنے لکھا ہے جس سے ثابت ہوتا ہو

کہ الہام نے **اسی کو موعود** لڑکا قرار دیا تھا تو کیوں وہ الہام پیش نہیں کیا جاتا۔ پس جبکہ تم الہام کے پیش کرنے سے عاجز ہو تو کیا یہ لعنت تم پر ہے یا کسی اور پر۔ اور یہ کہنا کہ اُس لڑکے کو بھی **مسعود** کہا ہے تو اے نابکار مسعودوں کی اولاد مسعود ہی ہوتی ہے اِلّا شاذ نادر۔ کون باپ ہے جو اپنے لڑکے کو سعادت اطوار نہیں بلکہ شقاوت اطوار کہتا ہے کیا تمہارا یہی طریقہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ میں پوچھتا ہوں کہ وہ خدا کا الہام کونسا ہے کہ میں نے ظاہر کیا تھا کہ پہلے حمل میں ہی لڑکا پیدا ہو جائے گا یا جو دوسرے میں پیدا ہو گا وہ درحقیقت **وہی موعود** لڑکا ہو گا"

یہاں سے بھی معلوم ہوا کہ بشیر اول کے لئے دوسرے حمل کی میعاد تھی۔ اور یہ پیشگوئی بجائے خود ایک **الگ مستقل** پیشگوئی تھی جس کی میعاد بھی الگ تھی مصلح موعود کی نو برس والی میعاد سے اسکو کچھ تعلق نہ تھا۔

(اسجگہ اتنا لکھدینا ضروری ہے کہ اخبار پیغام صلح ۲۴ جولائی میں محمد یٰسین صاحب داتوی نے اس حوالہ کی چند سطریں لکھکر تعیین پر اعتراض کیا ہے اُس کا جواب صرف اسی قدر کافی ہے کہ ان اشتہارات کے زمانہ میں ابھی حضرت میاں صاحب پیدا نہیں ہوئے تھے۔ فقط)

وہ اشتہار جسمیں سے تم نے ایک لفظ ذوالوجوہ کا لیا ہے یعنے اشتہار محک اخیار واشرار وہ تمہارے کچھ مفید نہیں کیونکہ بشیر اول کی پیدائش سے پہلے اور لڑکی پیدا ہونے پر جو اعتراض مخالفوں نے کئے تھے اُن کے جواب میں وہ اشتہار نکلا ہے اور اسوقت ابھی فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ ۸ر اپریل ۱۸۸۶ء والا ایک لڑکا آیا کوئی اور لڑکا ہے یا مصلح موعود ہے اور کسی وجہ سے حضرت اقدس کا گمان اس طرف ہو گیا تھا کہ شاید یہی لڑکا مصلح موعود ہو۔ لیکن پھر بھی حضرت اقدس نے ۷ر اگست ۱۸۸۷ء والے اشتہار میں یہ نہ لکھا کہ وہ **موعود** لڑکا پیدا ہو گیا بلکہ صرف ۸ر اپریل کے اشتہار کا حوالہ

دیا اور لکھا کہ وہ لڑکا پیدا ہوا جس کی پیشگوئی آٹھ اپریل کے اشتہار میں کی گئی تھی اور صرف مولود مسعود کا لفظ لکھا اور نہ ۷ ؍اگست ۱۸۸۷ء کے اشتہار میں نو سال کی میعاد کا ذکر کیا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے حضرت صاحب کے اُس زمانہ کے گمان سے اِس زمانہ میں فائدہ اٹھانا چاہتے ہو لیکن کیا فائدہ جبکہ بعد میں حضرت صاحب نے سب کچھ بتلادیا۔

بشیر اول کے بعد نو سال کی میعاد کا قائم ہونا ایک تو ہم نے تمہیں سبز اشتہار کے پہلے صفحہ کے حاشیہ سے بتایا۔ اب ایک اور حوالہ پڑھو۔ یہ حوالہ بھی بشیر اول کی وفات کے بعد کا ہے۔

اشتہار ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء صفحہ ۳ حاشیہ سطر ۲۔ ”مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا **مصلح موعود** اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خداتعالیٰ **اپنے وعدہ** کے موافق مجھ سے معاملہ کریگا اور اگر ابھی **اُس** موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا۔ اور اگر **مدت مقررہ سے ایک دن** بھی باقی رہجائیگا تو خدائے عزوجل **اُس دن کو ختم نہیں کرے گا** جب تک اپنے پاک وعدہ کو پورا نہ کرلے۔“

اس حوالہ سے یہ تو صاف ثابت ہے اور اظہر من الشمس ہے کہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء سے پہلے **مصلح موعود** کے لئے کوئی میعاد مقرر ہو چکی ہے اور یہ بھی ثابت ہے کہ وہ میعاد گول مول نہیں بلکہ گن کر دن بتلائے گئے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ ۱۲؍جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار سے پہلے وہ کونسا اشتہار یا کتاب اور مقام ہے جہاں **مصلح موعود** کے لئے میعاد بتلائی گئی ہے اور اُس مدت کی مقدار کتنی ہے تاکہ اُس کے آخری دن تک انتظار کیا جائے۔ اس کا جواب سوائے اسکے اور تمہارے پاس کچھ نہیں کہ وہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء

والا اشتہار ہے اب یا تو اقرار کرو کیونکہ اور کوئی راہ فرار تمہارے لئے نہیں۔ یا خاموش ہو کر اپنے رسالہ کی اشاعت بند کرو۔ اور جبکہ ثابت ہو گیا کہ وہ مصلح موعود اسی نو سال کے اندر ہے تو حضرت صاحب کے اُن صاحبزادوں میں اُسکی تلاش کرو جو نو سال کے اندر اندر ہوئے اور ہم نے نشان فضل میں اسکا الہامی پتہ بتلا دیا ہے۔

پھر تم اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۹ میں کہتے ہو کہ سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کے حاشیہ میں جو میعاد کا لفظ ہے اس کا مطلب قریب بہت ہے اور یہ ۱۰ ر جولائی والے لڑکے کے لئے ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ خواہ ۱۰ ر جولائی کہو خواہ ۲۰ ر فروری ایک ہی بات ہے جیسا کہ ہم نے پیچھے ثابت کر دیا ہے کہ ایک ہی لڑکے کا دو مقام پر ذکر ہے لیکن یہ جو تم کہتے ہو کہ میعاد سے مراد قریب مدت ہے یہ غلط ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قریب مدت کے لفظ سے بھی پیشگوئی ہو سکتی ہے لیکن قریب مدت پر میعاد کا لفظ نہیں بولا جاتا۔ میعاد کے لئے ضروری ہے کہ اعداد کے ساتھ گن کر بتلائی جائے۔ لہذا اسجگہ میعاد کے لفظ سے مراد وہی نو برس ہیں۔ جو ۲۲ ر مارچ کے اشتہار میں بتلائے گئے۔ بشیر اول کے لئے بھی دو قسم کے الفاظ بولے گئے۔ ایک تو دوسرا حمل جو مقررہ وقت تھا اور دوسرے بہت ہی قریب۔ (دیکھو اشتہار ۸ ر اپریل ۱۸۸۶ء) مصلح موعود کے لئے بھی دو قسم کے الفاظ بولے گئے ایک تو نو برس جو مقررہ وقت ہے اور دوسرے قریب مدت۔ لیکن سبز اشتہار کے اس صفحہ سات کے حاشیہ میں میعاد کے لفظ سے نو سال والی میعاد مراد ہے کیونکہ جس پیشگوئی میں دن اور سال گن کر بتائے جاتے ہیں اُس کے اظہار کے لئے میعاد کا لفظ ہی مقرر ہے یا پھر مدت مقررہ کہا جاتا ہے۔ قریب مدت کے معنے ہیں عنقریب اور بہت جلد اور میعاد کے لفظ میں عجلت کا ہونا کچھ شرط نہیں بیشک قریب مدت اور عنقریب اور بہت جلد وغیرہ الفاظ سے پیشگوئی ہو سکتی ہے۔ اور پھر بہت جلد اس بات کا ہو جانا بڑی بھاری پیشگوئی ہے لیکن میعاد اور قریب مدت کا مفہوم جُدا جُدا ہے۔ قریب مدت کے الفاظ میں لوگوں کو ہر وقت منتظر رہنا پڑتا ہے

اور خیال اودھر لگا رہتا ہے۔ کیونکہ کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔ صرف اس بات کا جلد ہو جانا خیال میں رہتا ہے اور میعاد کے لفظ میں لوگ مطمئن ہوتے ہیں اگر سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کے حاشیہ کی تحریر کے وقت ۱۰ ر جولائی والا اشتہار پیش نظر ہوتا تو پھر عبارت یوں نہ ہوتی

کہ ”وہ اگرچہ ابتک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا“ بلکہ یوں عبارت ہوتی کہ ابھی تو ۱۰ ر جولائی ۱۸۸۸ء والے اشتہار کو پانچ ہی مہینے گزرے ہیں (کیونکہ سبز اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کا ہے) گھبرانا نہیں چاہیئے وہ عنقریب اور بہت جلد پیدا ہونے والا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ اِس حاشیہ صفحہ ۷ کی تحریر کے وقت بھی ۲۲ ر مارچ والا اشتہار پیش نظر تھا اور چونکہ میعاد کا لفظ بھی قریب مدت پر نہیں بولا جاتا لہذا یہاں میعاد سے مراد وہی نو سال ہیں۔

قولہ صفحہ ۱۳۔ اگر سبز اشتہار کو غور سے پڑھا جاوے تو اس میں دو پیشگوئیوں کا ذکر ہے ایک اس پیشگوئی کا جو دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں ہے۔ اور دوسرے اس پیشگوئی کا جو ۲۰ ر فروری ۱۸۸۶ء کی ہے۔

اقول حق برزبان جاری۔ تمہارے منہ سے نکل ہی گیا کہ سبز اشتہار میں ۲۰ ر فروری کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ بس یہی حق ہے۔ اور یہ کہنا کہ ایک اور پیشگوئی کا بھی سبز اشتہار میں ذکر ہے۔ یہ حق کے ساتھ باطل کی آمیزش ہے۔ ہم نے پیچھے ثابت کر دیا ہے کہ ۱۰ ر جولائی والی پیشگوئی ۲۰ ر فروری والی پیشگوئی سے الگ نہیں۔ اچھا اب جبکہ تمہارے نزدیک بھی سبز اشتہار میں ۲۰ ر فروری کی پیشگوئی کا ذکر ہے تو پھر تمہارے ہی اعتقاد کے بموجب تم پر حجت تمام ہے۔ کیونکہ انجام آتھم اور سراج منیر اور تریاق القلوب اور حقیقۃ الوحی اور اشتہار ۱۵ ر مارچ ۱۸۹۷ء کی عبارتوں میں (جن میں حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ سبز اشتہار والا محمود وہی لڑکا ہے جو ۱۲ ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا) مطلق سبز اشتہار کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ۱۰ ر جولائی کے اشتہار کا بالکل ذکر نہیں۔ اب دیکھو کہ ان تمام عبارتوں میں محمود کا لفظ ہے یا محمود احمد کا

اگر صرف محمود کا لفظ ہے تو سبز اشتہار کی ۲۰ فروری والی پیشگوئی مراد ہے کیونکہ سبز اشتہار میں ۲۰ فروری والے لڑکے کا نام محمود بتلایا ہے محمود احمد نہیں بتلایا۔ اور اگر ان تمام عبارتوں میں محمود احمد کا لفظ لکھا ہے تو پھر دس جولائی والا اشتہار مراد ہے کیونکہ ۱۰ جولائی والے اشتہار میں محمود احمد کا لفظ ہے صرف محمود نہیں۔ لیکن چونکہ ان تمام عبارتوں میں صرف محمود کا لفظ ہے محمود احمد کا لفظ نہیں لہذا تمہارے اعتقاد کے بموجب تمہارے لئے یہ ایک ایسا قرینہ قویہ ہے کہ تم ان تمام عبارتوں کو ۲۰ فروری والی پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سمجھو۔ ہاں خواہ مخواہ بغیر کسی وجہ کے اگر کسی اپنے مطلب کے لئے ان تمام عبارتوں کو ۱۰ جولائی کے اشتہار کی اشاعت کے لئے کہو تو یہ تمہارا اختیار ہے۔ اگر ان عبارتوں سے مراد ۱۰ جولائی کے اشتہار کی اشاعت ہوتی تو اول تو حضرت صاحب سبز اشتہار کا حوالہ نہ دیتے صاف صاف ۱۰ جولائی کے اشتہار کا حوالہ دیتے سبز اشتہار کے حوالہ کی کیا ضرورت تھی۔ اگر سبز اشتہار کے ذریعہ سے ہی ۱۰ جولائی کے اشتہار کی اشاعت کرنی ہوتی تو مطلق سبز اشتہار کا حوالہ نہ دیتے بلکہ ساتھ ہی بتلا دیتے کہ ان عبارتوں کو سبز اشتہار کی ۱۰ جولائی والی پیشگوئی کے متعلق سمجھنا۔ سبز اشتہار کی ۲۰ فروری والی پیشگوئی کے متعلق نہ سمجھنا۔ لیکن یہ سب تمہاری باتیں ہیں حضرت صاحب نے ہرگز ہرگز ۱۰ جولائی والے اشتہار کو اور سبز اشتہار کو اور ۲۰ فروری والے اشتہار کی دوسری عبارت کو الگ الگ پیشگوئیاں نہیں سمجھا۔ اُن کے نزدیک یہ سب ایک ہی ہیں کچھ فرق نہیں آخر تمہارے منہ سے بھی تو نکل ہی گیا کہ سبز اشتہار میں ۲۰ فروری کی پیشگوئی کا ذکر ہے۔

قولہ ۔ صفحہ ۱۴ سطر ۲ ۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی تمام تحریرات میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کو ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کی پیشگوئی سے الگ رکھا ہے۔

اقول ۔ بالکل غلط ہے۔ اگر سبز اشتہار کے صفحہ ۲ کا حاشیہ اور صفحہ ۱۷ کا حاشیہ دیکھ لیتے تو یہ بات نہ کہتے۔ حضرت صاحب نے صفحہ ۱۷ کے حاشیے میں پہلے ۱۰ جولائی والے

لڑکے کو دوسرا بشیر فرما کر پھر ساتھ ہی اگلی سطر میں کہدیا ہے کہ ۲۰ فروری کے اشتہار کی عبارت آسمان سے آتا ہے تک پہلے بشیر کے لئے ہے اور اس کے **بعد کی عبارت دوسرے بشیر کے لئے ہے**۔ اور پھر صفحہ ۷ کے حاشیہ میں ان دونوں اشتہاروں کا یکجا حوالہ دے کر ۱۰ جولائی والے حوالہ کو ۲۰ فروری کے حوالہ کے ماتحت رکھا ہے۔ اور اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ یہ دونوں حوالے ایک ہی لڑکے کے لئے دیئے گئے ہیں جیسا کہ پیچھے نشانِ فضل کے آخر میں ثابت کیا گیا۔ اور پھر ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں ۱۰ جولائی اور سبز اشتہار کو اکٹھا کر دیا ہے اور مطلق یکم دسمبر کا لفظ لکھا ہے۔ اور سبز اشتہار اظہر من الشمس ہے کہ ۲۰ فروری والے دوسرے لڑکے کے لئے ہے۔ اور یہ ناممکن بلکہ محال ہے کہ ۲۰ فروری والے دوسرے لڑکے کے سوا سبز اشتہار میں کسی اور لڑکے کی پیشگوئی ہو۔

قولہ۔ صفحہ ۱۱ سطر ۷ مصلح موعود کی اصل پیشگوئی صرف اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ہے .... ان تمام اشتہارات اور تحریروں کو جن میں میاں محمود صاحب کے پیدا ہونیکا ذکر ہے غور سے دیکھیں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کو ایک دفعہ بھی میاں صاحب پر چسپاں کیا ہے؟ .... ایک جگہ بھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میاں محمود صاحب پر نہیں لگائی گئی۔

اقول۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں دو لڑکوں کی پیشگوئی کی تھی۔ کچھ مدت تک اس کا علم نہ تھا۔ پھر جب بذریعہ الہام اسکا علم ہوا تو ۲۰ فروری کی پیشگوئی میں سے دوسرے لڑکے یعنے مصلح موعود کی پیشگوئی کو سبز اشتہار میں الگ کر لیا گیا اور ۲۰ فروری والے الہام کی عبارتوں کی تفصیل کر کے کہ یہاں سے یہاں تک بشیر اول کے لئے ہے اور یہاں سے یہاں تک دوسرے لڑکے یعنی مصلح موعود کیلئے ہے اور مصلح موعود کے دوسرے الہامی نام درج کر کے اور مصلح موعود کی خاص

علامت یعنے بشیر اول کے بعد دوسرا ہونے اور اسکے بعد بلا توقف پیدا ہونے کا ذکر کرکے اور جماعت کو خوشی کی بشارت دیکر کہ اب روشنی آئے گی سبز اشتہار کو مصلح موعود کے لئے **خاص کر لیا گیا**۔ پھر جبکہ سبز اشتہار میں ۲۰ فروری والے دوسرے لڑکے یعنے مصلح موعود کا ذکر ہے تو پھر سبز اشتہار کے مطابق میاں صاحب کی پیدائش کا بتانا اگر ۲۰ فروری والی پیشگوئی کا میاں صاحب پر چسپاں کرنا نہیں تو اور کیا ہے ؟ کیا سبز اشتہار والا مصلح موعود ۲۰ فروری والے مصلح موعود سے کوئی الگ مصلح موعود ہے ؟ سبز اشتہار میں صاف صاف تینوں صفحوں میں (یعنے صفحہ ۷ و صفحہ ۱۰ و صفحہ ۲۱ میں) ۲۰ فروری کے اشتہار کا حوالہ موجود ہے۔

قولہ صفحہ ۱۱ سطر ۲ ۔ میاں محمود احمد صاحب کی پیدائش کو صرف دہم جولائی اور یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کے اشتہاروں کے مطابق بیان کیا ہے اور اس میں بھی یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس بارے میں ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا۔

اقول۔ ایسا تحریر فرمانا تو ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ دونوں اشتہار مصلح موعود کے لئے ہیں۔ کیونکہ بشیر اول کی نسبت نہیں فرمایا کہ ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا۔ صاحبزادہ بشیر احمد صاحب کی نسبت نہیں فرمایا کہ ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا۔ صاحبزادہ شریف احمد صاحب کی نسبت نہیں فرمایا کہ ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا۔ صاحبزادہ مبارک احمد کی نسبت نہیں فرمایا کہ ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا۔ سب کی پیدائش کی نسبت پیشگوئی کے پورا ہونے کے اشتہار نکلے اور ہر ایک کی پیدائش پر حوالے دیئے گئے کہ فلاں اشتہار یا کتاب میں اس لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی کی گئی تھی اور کسی کی نسبت نہیں لکھا کہ ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا۔ پس اگر اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور یکم دسمبر ۱۸۸۸ء یعنے سبز اشتہار مصلح موعود کے لئے نہیں تھے اور ایک علیحدہ لڑکے کی نسبت تھے تو پھر یہاں بھی ویسا ہی کیا جاتا جیسا کہ اور لڑکوں کی نسبت کیا گیا۔ اس بات کے کہنے کی کیا

ضرورت تھی کہ ابھی کامل انکشاف نہیں ہوا؟ اسجگہ کونسی **خصوصیت** تھی؟ پس ایسا فرمانا ہی ثابت کرتا ہے کہ یہ دونوں اشتہار تو مصلح موعود کے لئے ہی ہیں لیکن لڑکے کی نسبت ابھی کچھ اور کشف کی ضرورت ہے۔ اور اس سے اگلے فقرہ سے کہ "ابھی تک

مجھ پر نہیں کھلا کہ یہی لڑکا **مصلح موعود** اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے" اور شروع کی سطروں میں "**جیسا کہ**" اور "**سو**" کے الفاظ سے صاف عیاں ہے کہ یہ دونوں اشتہار مصلح موعود کے لئے ہی ہیں۔ (۱۲ جنوری کے اشتہار کو خوب غور سے دوبارہ پڑھو) اور اس سے پہلے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ دونوں اشتہار مصلح موعود کے لئے ہی ہیں۔ یاد رہے کہ کامل انکشاف نہ ہونا اور نہ کھلنے کے الفاظ کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ بالکل اور کچھ بھی علم نہیں بلکہ ان کے صرف اتنے معنے ہیں کہ ابھی کسی قدر اور کشف کی ضرورت ہے۔ علم الیقین تو ہے صرف حق الیقین کا انتظار ہے۔

قولہ صفحہ ۱۱ سطر ۲۰۔ وہ کامل انکشاف جس کا وعدہ اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں کیا تھا۔ کیا اسکی تصریح آپ کی بعد کی کسی تحریر میں پائی جاتی ہے؟ ہرگز نہیں کہا جاتا ہے کہ سراج منیر میں کامل انکشاف کے بعد لکھا گیا ہے۔ مگر یہ صحیح نہیں ہے۔ سراج منیر میں کہیں نہیں لکھا کہ اب مجھے کامل انکشاف ہو گیا ہے۔

اقول۔ اگر تمہیں یقین ہوتا کہ اشتہار ۱۰ جولائی و سبز اشتہار مصلح موعود کیلئے نہیں ہیں تو کبھی ایسا سوال نہ کرتے کیونکہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں انہی دونوں اشتہاروں کا حوالہ ہے۔ تم تو ان اشتہاروں کو مصلح موعود کے لئے سمجھتے ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں خود یقین نہیں ورنہ تمہیں اس پوچھنے کی کیا ضرورت پڑی تھی۔ اور ہرگز **نہیں** کہنے کی کیا حاجت تھی لو اب جواب سنو۔

۱۲ جنوری کے اشتہار میں لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سبز اشتہار میں

وعدہ تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود

بھی ہوگا۔ سو آج ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دیجائیگی۔

پھر آٹھ سال بعد سراج منیر میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ سبز اشتہار میں پہلا تو قف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہو گیا۔ اب دیکھو کیا تمہیں ان دونوں عبارتوں میں فرق نظر نہیں آتا۔ ۱۲ رجنوری کے اشتہار میں تو لکھا ہی کہ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہی کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دیجائے گی کہ یہ وہی سبز اشتہار والا لڑکا ہی یا نہیں۔ پھر ۸ سال بعد لکھتے ہیں کہ جس لڑکے کا وعدہ سبز اشتہار میں تھا وہ لڑکا یہی محمود ہے جو ۱۲ رجنوری کو پیدا ہو چکا ہے (دیکھو محمود کا لفظ) اب دیکھو وعدہ پورا ہوا یا نہیں ہی اور پھر کیا یہ بغیر کامل انکشاف کے لکھدیا؟ اگر اسوقت یعنی ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کو یہ احتیاط کی کہ نہیں بتلایا کہ آیا یہ وہی سبز اشتہار والا لڑکا ہے یا وہ اور ہے تو کیا اب آٹھ سال بعد سراج منیر کے زمانہ میں اور تریاق القلوب کے زمانہ میں اور حقیقۃ الوحی کے زمانہ میں احتیاط کرنا چھوڑ دیا تھا اور کیا پچھلا حال نعوذ باللہ پہلے حال سے خراب تھا۔ اور جبکہ ۱۲ رجنوری کے اشتہار میں فرمایا تھا کہ ہم کامل انکشاف کے بعد بتلائینگے تو کیا اب کامل انکشاف کے بغیر ہی کہدیا کہ سبز اشتہار والا لڑکا یہی محمود ہے جو اب نو برس کا ہے؟ کیا حضرت صاحب پر یہ بدگمانی ہو سکتی ہے کہ باوجود اس کے کہ وعدہ کیا کہ کامل انکشاف کے بعد اطلاع دی جائے گی پھر وعدہ خلافی کی اور بغیر کامل انکشاف کے لکھدیا کہ سبز اشتہار والا محمود ہی ہے۔ افسوس تم کہاں سے کہاں تک پہنچے اگر سراج منیر میں یونہی بغیر کامل انکشاف کے کہدینا تھا تو پھر اُسی زمانہ میں یعنے ۱۲ رجنوری ۱۸۸۹ء کے زمانہ میں کیوں نہ کہدیا کہ یہی وہ سبز اشتہار والا لڑکا ہے۔ اگر بغیر کامل انکشاف کے کہنا تھا تو پھر اُسیوقت کہدیتے۔ پس ثابت ہوا کہ سراج منیر میں کامل انکشاف کے بعد اطلاع دیگئی۔ اب ان باتوں سے کیا فائدہ کہ الفاظ دکھاؤ الفاظ دکھاؤ اگر حق طلبی ہے تو یہ بیان کافی ہے۔

قولہ صفحہ ۱۳ سطر ۸۔ اگر حضرت اقدس کی طرف سے موعود کے متعلق تعیین

دکھانا چاہتے ہو تو وہ الہام پیش کرو۔

اقول - یہ حجت بھی ہم نے تم پر اس رسالہ میں پوری کر دی ہے نشانِ فضل میں الہامی تعیین دکھا دی ہے اب اگر اپنی بات کا کچھ پاس ہے تو آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ"

قولہ - صفحہ ۱۳ سطر ۷ - جوڑ توڑ سے تو جس کو چاہو بنا لو۔

اقول - بنا کر دکھاؤ تب جانیں۔ یونہی ایک بات منہ سے کہہ دینے سے کیا فائدہ!

قولہ - صفحہ ۲۰ سطر ۱۳ - موجودہ صاحبزادوں میں سے مصلح موعود بنانے کی کوشش خاک میں ملجاتی ہے۔

اقول - ایسے الفاظ سوائے اُس شخص کے جس کے دل میں حضرت میاں صاحب کی طرف سے بلکہ سب صاحبزادوں کی طرف سے سخت بغض و عناد بھرا ہوا ہو اور کوئی نہیں لکھ سکتا۔

قولہ - صفحہ ۲۰ سطر ۱۳ - صفحہ ۲۴ کے شروع کے الفاظ ہیں - جن سے موجودہ صاحبزادوں میں سے مصلح موعود بنانے کی کوشش خاک میں ملجاتی ہے۔ "اور عجیب تر یہ کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی - اس وقت ہر چہار لڑکوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور اشتہار مذکور میں خدا تعالے نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک احمد* رکھدیا ہے۔ دیکھو صفحہ ۳ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر نمبر ۷ سو جب اِس لڑکے کا نام مبارک احمد رکھا گیا تب اس نام رکھنے کے بعد یکدفعہ وہ پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی یاد آگئی"۔

اقول - جس طرح حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ دیکھو صفحہ ۳ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء دوسرے کالم کی سطر نمبر ۷ - اگر تم اشتہار ۲۰ فروری کا صفحہ ۳ کالم ۲ سطر **ساتت** کو دیکھ لیتے تو یہ رسالہ نہ لکھتے۔ سطر ۷ میں بیشک **مبارک** کا لفظ لکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ ساتویں سطر بشیر اول کی عبارت میں ہے۔ مصلح موعود والی عبارت میں نہیں۔ اور یہ بات الہام نے بتائی ہوئی ہے کہ آسمان سے آتا ہے تک بشیر

* اشتہار میں احمد کا لفظ نہیں ہے صرف مبارک کا لفظ ہے

اول کے لئے عبارت ہے اور بعد کی عبارت مصلح موعود کے لئے ہے۔ اور بشیر اول اُن لڑکوں میں سے تھا جو کم عمری میں فوت ہونے والے تھے۔ جیسا کہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ الہام ہے کہ "بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہونگے" (تریاق القلوب کے صفحہ ۴۲ کی سطر ۲ میں پیشگوئی تھی کہ مبارک احمد اُن لڑکوں میں سے ہے جو کم عمری میں فوت ہونیوالے ہیں چنانچہ میاں مبارک احمد صاحب کم عمری میں فوت ہو گئے اور پیشگوئی اپنے جمع کے صیغہ میں پوری ہوگئی) اب رہا مبارک احمد کا چوتھا ہونا سو یہ بالکل ٹھیک ہے۔ حضرت صاحب کو جس طرح مصلح موعود کے لئے تین کو چار کرنے کا الہام ہوا تھا ایسا ہی مبارک احمد کے لئے بھی ایک الگ الہام تین کو چار کرنے کا انجام آتھم میں ہوا تھا۔ اور یہ الہام عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کے بعد ہوا تھا۔ اور حضرت صاحب نے اس الہام کے ہونے کو منجملہ مباہلہ کے اثروں کے ایک اثر شمار کیا ہے۔ اور اسکا پانچواں نمبر ہے جیسا کہ حضرت اقدس انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ سطر ۱۵ میں فرماتے ہیں "معلوم نہیں یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا۔ عبدالحق کے مباہلہ کے بعد جس قدر خدا تعالےٰ نے ہمیں ترقی دی ہماری قبولیت زمین پر پھیلا دی۔ ہماری جماعت کو ہزارہا تک پہنچایا۔ ہماری علمیت کا لاکھوں کو قائل کر دیا۔ الہام کے موافق مباہلہ کے بعد ہمیں ایک لڑکا عطا کیا جس کے پیدا ہونے سے تین لڑکے ہمارے ہو گئے **یعنے دوسری بیوی سے**۔ اور نہ صرف یہی بلکہ **ایک چوتھے** لڑکے کے لئے متواتر **الہام کیا**۔ اور ہم عبدالحق کو یقین دلاتے ہیں کہ وہ نہیں مرے گا جب تک **اس** الہام کا پورا ہونا بھی نہ سن لے۔ اب اسکو چاہیئے کہ اگر وہ کچھ چیز ہے تو دعا سے **اس** پیشگوئی کو ٹالدے۔ .... " ....

اب اس بات کا ثبوت کہ یہ الہام ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء والے الہام سے ایک

الگ الہام تھا ایک تو یہی ہے جو اوپر دیا گیا یعنے یہ الہام عبدالحق کے مباہلہ کے بعد ہوا
دوسرے یہ کہ اسی عبارت میں مبارک احمد کے لئے ایک چوتھا لکھا ہے وہ چوتھا
نہیں لکھا۔ ایک کے لفظ سے ظاہر ہے کہ یہ چوتھا اُس ۲۰ ؍ فروری والے چوتھے لڑکے
سے الگ لڑکا ہے۔

تیسرے یہ کہ تریاق القلوب کے ذیل کے مقامات سے معلوم ہوتا ہے کہ مبارک احمد
کے لئے انجام آتھم میں الگ پیشگوئی تھی۔

(۱) صفحہ ۹ سطر ۲۳ ۔ "ابھی تازہ نشان ظہور میں آیا ہے جس کا ذکر پیش از وقت ضمیمہ رسالہ
انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں ہے۔"

(۲) صفحہ ۴۰ سطر ۲۲ ۔ "وہ الہام جسکو مینے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳
اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا پیدا ہونے کے بارے میں پیشگوئی
ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنے انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے
لاکھوں انسانوں میں شائع کی گئی جس کو آج کی تاریخ تک جو ۲۰ ؍ اگست ۱۸۹۹ء ہے
پونے تین برس سے کچھ زیادہ دن گزرے ہیں اس تھوڑی سی مدت کو ایک
زمانہ دراز خیال کر کے یہ نکتہ چینی شروع کر دی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے
صفحہ ۱۸۲ اور ۱۸۳ ۔ اور اسکے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کر کے شائع کیا گیا تھا اور
لڑکا ابتک پیدا نہیں ہوا ۔ اسلئے پھر میرے دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی . . .
. . . . . الغرض مینے بار بار ان نکتہ چینیوں کو سنکر کہ جو تھا لڑکا پیدا ہونے
میں دیر ہو گئی جناب الٰہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات
کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳ ؍
اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا اصبر ملیا ساھب لک غلاما زکیا۔ یعنے
کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا" (اس الہام میں

سہاکیا کا لفظ قابل غور ہے۔ بشیر اول کی نسبت حضرت صاحب سبز اشتہار کے صفحہ ۷ حاشیہ
سطر ۳ میں فرماتے ہیں "اس پاک آنے والے اور پاک جانے والے" پھر صفحہ ۲۱ حاشیہ سطر
اول میں فرماتے ہیں "اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ رجس سے (یعنے گناہ سے) بکلی پاک
ہے یہ بھی اسکی صغر سنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے" پس زکیا میں مبارک احمد کی وفات
کی طرف اشارہ تھا)

چوتھے یہ کہ اگر یہ الہام الگ نہ تھا اور وہی بیس فروری والا الہام تھا جو مصلح موعود
ہے اور مبارک احمد کے لئے ہی تھا تو مبارک احمد ہرگز مصلح موعود نہ تھا کیونکہ مصلح موعود کے لئے
کے لئے ضروری ہے کہ عمر پاوے اور اُس کا وجود ہو تا کہ خلق اللہ کی ہدایت و اصلاح کرے
حضرت صاحب نے ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کے اشتہار میں اور سبز اشتہار میں بار بار مصلح موعود
کے لفظ کیساتھ عمر پانیوالا کا لفظ لکھا ہے غرض بے وجود کا مصلح محال ہے۔

پانچویں یہ کہ جبکہ خدا تعالےٰ کو علم تھا کہ مبارک احمد چھوٹی عمر میں فوت ہو جائے گا
تو حضرت صاحب کو ایسا کوئی الہام نہیں ہو سکتا تھا کہ مبارک احمد مصلح موعود ہے۔ یہ کس
طرح ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی بات کو آپ جھوٹا کرے۔ پہلے تو مبارک احمد کے مصلح موعود
ہونیکا الہام کرے پھر اسکو مارے۔ اس طرح تو پیشگوئی جھوٹی ہوتی ہے اور امان اٹھتا
ہے نبیوں کا سچا ہونا پھر کسطرح ثابت ہوگا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ خدا کو تو یہ معلوم ہو
کہ میں مبارک احمد کو مصلح موعود نہیں بناؤں گا اور وہ لوگوں کی اصلاح و ہدایت نہیں کریگا
اور اسکو کم عمری میں وفات دیدونگا۔ پھر حضرت صاحب کو فرماوے کہ یہ لڑکا جو اب پیدا
ہوگا یہ عمر پائیگا اور لوگوں کی اصلاح کریگا۔ پس چونکہ مبارک احمد کم عمری میں فوت ہو گیا
لہذا خدا کے فعل نے ثابت کر دیا کہ مبارک احمد مصلح موعود نہ تھا اور ۲۰ر فروری والی
پیشگوئی اس کے لئے نہ تھی۔ اور انجام آتھم والا الہام تین کو چار کرنے کا مبارک
احمد کے لئے الگ الہام تھا۔

چھٹے یہ کہ جبکہ الہام نے بتا دیا کہ ۲۰ر فروری والی پیشگوئی دو لڑکوں کے متعلق ہے

یعنے بشیر اول اور مصلح موعود۔ اور مصلح موعود بشیر اول کے بعد دوسرا ہے تو پھر تین کو چار کرنے والا الہام جو اُسی اشتہار میں درج ہے اس کے معنے سوائے اسکے اور کچھ نہیں ہو سکتے کہ جن تین لڑکوں کو مصلح موعود نے چار کرنا ہے وہ وہی تین لڑکے ہیں جو مصلح موعود سے پہلے ہیں یعنے بشیر اول اور پہلی بیوی کے ۲ دو لڑکے۔ پس معلوم ہوا کہ ۲۰ فروری والے تین کو چار کرنے والے الہام کو مبارک احمد والے تین کو چار کرنے والے الہام سے کچھ تعلق نہیں۔

اب اگر یہ پوچھو کہ مصلح موعود بھی چوتھا اور مبارک احمد بھی چوتھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے ہتو اسکا یہ جواب ہے کہ مصلح موعود کے لئے بلا شرط تین کو چار کرنیکا الہام تھا یعنے تمام لڑکوں میں سے چوتھا۔ اور مبارک احمد کے لئے شرطی طور پر تھا یعنے دوسری بیوی کے تین زندہ لڑکوں کو چار کرنے والا کیونکہ مبارک احمد کے لئے الہام اسوقت ہوا جبکہ دوسری بیوی کا پہلا لڑکا فوت ہو چکا تھا اور تین اور پیدا ہو چکے تھے ان تین کو چار کرنے والا یہ مبارک احمد تھا۔ ورنہ اصل میں تو مبارک احمد دوسری بیوی کا پانچواں لڑکا تھا چوتھا ہرگز نہ تھا۔ اور اگر تمام لڑکوں کو گنا جائے تو اس طرح مبارک احمد ساتواں تھا اور اگر مصلح موعود نے دوسری بیوی کا چوتھا لڑکا ہونا تھا تو بشیر اول نے کیا گناہ کیا تھا اسکو کیوں نہ شمار کیا جائے۔ کیا وہ حضرت صاحب کا لڑکا نہیں تھا؟ غرض مصلح موعود بھی چوتھا ہے اور مبارک احمد بھی چوتھا تھا۔ اور انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲ کی عبارت جو سطر ۱۳ و ۱۴ میں ہے کہ "پس آیا شمارا طاقت است کہ برائے مزاحمت برخیزید و چہار شوندگاں را از چہار شدن مانع آئید" صاف بتا رہی ہے کہ ان موجودہ تین لڑکوں کو چار کرنے والا ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس الہام سے اصل غرض لڑکوں کی تعداد کی زیادتی مراد ہے۔

اب رہا یہ امر کہ حضرت صاحب نے میاں مبارک احمد کی نسبت مصلح موعود ہونیکا

گمان کیا تھا یا نہیں۔ تو ذیل کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسا گمان نہیں کیا تھا۔ (۱) اول تو حضرت صاحب نے مبارک احمد کی نسبت مصلح موعود ہونے کا لفظ کہیں نہیں لکھا۔ (۲) دوسرے یہ کہ اگر اُس الہام کا مطلب حضرت صاحب نے یہ سمجھا تھا کہ مصلح موعود دوسری بیوی کا چوتھا لڑکا ہوگا تو پھر بشیر اول کو کیوں شمار نہیں کیا۔ (۳) تیسرے یہ کہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ سطر ۱۷ میں مبارک احمد کو ایک چوتھا لڑکا لکھا وہ کا لفظ نہیں لکھا (۴) چوتھے تریاق القلوب صفحہ ۸۰ میں لکھا ہے۔ "مجھے خدا تعالیٰ نے خبر دی کہ میں تجھے ایک اور لڑکا دونگا اور یہ وہی چوتھا لڑکا ہے جو اب پیدا ہوا جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ اور اسکے پیدا ہونیکی خبر قریباً دو برس پہلے مجھے دی گئی اور پھر اسوقت دی گئی کہ جب اسکے پیدا ہونے میں قریباً دو مہینے باقی رہتے تھے۔ اور پھر جب یہ پیدا ہونے کو تھا یہ الہام ہوا۔ انی اسقط من اللّٰہ واصیبہ یعنے میں خدا کے ہاتھ سے زمین پر گرتا ہوں اور خدا ہی کی طرف جاؤنگا۔ میں نے اپنے اجتہاد سے اسکی یہ تاویل کی کہ یہ لڑکا نیک ہوگا اور رو بخدا ہوگا اور خدا کی طرف اسکی حرکت ہوگی اور یا یہ کہ جلد فوت ہو جائے گا اس بات کا علم خدا تعالےٰ کو ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات اسکے ارادہ کے موافق ہے۔ اور میں نے اس پیشگوئی کو اپنے رسالہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۳ اور ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۸ میں پیش از وقت ہزارہا انسانوں میں شائع کر دیا ہے۔"

اس حوالہ میں صاف لکھا ہے کہ مجھے علم نہیں کہ مبارک احمد زندہ رہے گا یا فوت ہو جائیگا اور یہ حوالہ اُسی کتاب کا بلکہ جس صفحہ کا تم نے حوالہ پیش کیا ہے اُس سے دو ہی صفحہ پہلے کا ہے اور یہ دو تین صفحے حضرت اقدس نے کوئی گھنٹہ آدھ گھنٹے میں لکھ لئے ہونگے (۵) پانچویں اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں فرماتے ہیں۔ "میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہنچا تھا جب وہ فوت ہوگیا اور خدا تعالیٰ

اسکی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اسکی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا جو فوت ہو جائے گا ...... اور علاوہ اسکے اور کئی الہام تھے جن میں بصراحت اس لڑکے کے مرنیکی خبر دیگئی تھی اور صرف یہی نہیں تھا کہ زبانی اپنی جماعت کو یہ پیشگوئیاں بتلائی گئی تھیں بلکہ یہ پیشگوئیاں اِس واقعہ سے کئی سال پہلے اخبار بدر اور الحکم میں شائع کر دی گئی تھیں جس کا خلاصہ مضمون یہی تھا کہ مبارک احمد قبل اسکے کہ جو بلوغ کی عمر کو پہنچے فوت ہو جائیگا اور باوجود اسکے کہ میرے کئی اور لڑکے تھے جو اسکے حقیقی بھائی تھے مگر مینے خدا سے الہام پاکر صریح طور پر پیشگوئی میں شائع کیا تھا کہ قبل از بلوغ وفات پانے والا مبارک احمد ہے اور صاف اور کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ مبارک احمد نابالغ ہونے کی حالت میں ہی فوت ہو جائے گا۔"

اب جبکہ حضرت صاحب کو معلوم تھا کہ مبارک احمد فوت ہو جائے گا تو پھر کس طرح مبارک احمد پر مصلح موعود ہونیکا گمان کر سکتے تھے۔ اور انی اسقط من اللّٰہ واصیبہ والا الہام تو مبارک احمد کی پیدائش سے بھی پہلے کا ہے۔ اب طالب حق کے لئے ہم نے کافی جوابات دیدیئے ہیں اور محکمات کھول کر سامنے رکھدیئے ہیں۔ لیکن پھر بھی یاد رہے کہ خدا اور رسول کی کلام میں خبیث کو طیب سے جدا کرنیکے لئے متشابہات ضرور ہوتے ہیں پس مبارک وہ جو متشابہات کو محکمات کے ماتحت کرے اور ان لوگوں میں شامل نہ ہو جن کے لئے یہ آیت ہے فامّا الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ۔ حضرت میاں صاحب کے مصلح موعود ہونے کے محکمات کافی سے زیادہ ہیں جو پیچھے اس رسالہ میں بیان کئے گئے ہیں یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں بلکہ الہامی تعیین موجود ہے (دیکھو نشانِ فضل) اور مبارک احمد کے متعلق اگر کوئی متشابہ تھا بھی تو اسکی وفات نے فیصلہ کر دیا۔ اسکے علاوہ

مبارک احمد کے مصلح موعود نہ ہونے کی اور بھی کئی وجوہات تھیں وہ نو سال کے اندر نہ تھا وہ بشیر اول کے بعد دوسرا نہ تھا۔ اس کا نام محمود نہ تھا بشیر نہ تھا۔

قولہ صفحہ ۲۱ سطر ۹۔ مصلح موعود صرف ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے دوسرے حصہ کا موعود ہے۔ اور اُس کو اپنی ساری تحریروں میں حضرت مسیح موعود نے ایک دفعہ بھی سوائے مبارک احمد کے اور کسی لڑکے پر نہیں لگایا۔

اقول۔ ہم نے تمہارے اوپر کے قول کے جواب میں ثابت کر دیا ہے کہ حضرت صاحب نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کے دوسرے حصہ کو مبارک احمد پر چسپاں نہیں کیا بلکہ پہلے حصہ کو لگایا ہے۔ دیکھو تریاق القلوب کے صفحہ ۴۳ کی تیسری سطر اور ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار کے صفحہ ۳ کالم دوم کی ساتویں سطر۔ اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ سبز اشتہار ۲۰ر فروری والے اشتہار کی ہی تشریح ہے اور کچھ نہیں اور اسے خاص مصلح موعود کے لئے علیحدہ کر لیا ہے۔ اور اس میں ۲۰ر فروری والے دوسرے لڑکے کی پیشگوئی کے سوا اور کسی اور لڑکے کی پیشگوئی نہیں۔ پس حضرت صاحب کا یہ فرمانا کہ ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو سبز اشتہار والا لڑکا پیدا ہو گیا اس سے یہی مطلب ہے کہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء والا دوسرا لڑکا پیدا ہو گیا۔

قولہ صفحہ ۲۲ سطر ۲۲۔ مصلح موعود کی لازمی یہ صفت ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہو صفحہ ۲۳ سطر ۱۵۔ تین کو چار کرنے والے کی صفت جو مصلح موعود کی اصل شناخت ہے۔

اقول۔ اگر تمہارے نزدیک مصلح موعود کی یہ لازمی صفت اور اصل شناخت ہے کہ وہ حضرت صاحب کا چوتھا بیٹا ہو اور اس سے پہلے حضرت صاحب کے تین لڑکے پیدا ہو چکے ہوں تو پھر اسے حضرت اقدس کے بیٹوں میں ہی تلاش کرنا چاہئے تھا۔ تم نے اپنے رسالہ کے صفحہ ۲۴ و ۲۵ میں کیوں لکھا کہ وہ کبھی آئندہ نسلوں میں کئی سو برس کے بعد آئیگا۔ کیا وہ جو کئی سو برس کے بعد آئیگا وہ حضرت صاحب کا چوتھا بیٹا ہو گا؟ کیا اُس وقت حضرت صاحب دوبارہ دنیا

میں تشریف لائینگے اور نئی شادی کریں گے اور چار بچے پیدا ہونگے؟؟؟؟؟!!!!! خدا جانے
تم نے کس نیت اور کسی ارادہ سے یہ رسالہ لکھا ہے تم خود کہتے ہو کہ اصل شناخت مصلح موعود
کی حضرت صاحب کے بیٹوں میں سے چوتھا ہونا ہے اور حضرت میاں صاحب خلیفہ ثانی
کو باوجود چوتھا ہونے کے مانتے نہیں اور صفحہ ۲۳ سطر ۲ میں کہتے ہو کہ "وہ موعود ان تینوں
میں سے کوئی نہیں ہے" اور میاں مبارک احمد صاحب کی نسبت اُسی صفحہ ۲۳ میں
کہتے ہو کہ "اگر ہو سکتا تھا تو مبارک احمد ہو سکتا تھا" یعنے نہ تھا تو پھر جبکہ تمہارے نزدیک
حضرت صاحب کے بیٹوں میں سے کوئی بھی مصلح موعود نہ ہوا اور ایک طرف کہتے ہو کہ لازمی بات
ہے کہ وہ حضرت صاحب کا چوتھا بیٹا ہو تو اب تمہارے نزدیک یا تو پیشگوئی جھوٹی نکلی یا پھر
حضرت میاں صاحب سے بغض و عناد ہے۔ ان دونوں صورتوں کے سوا اور کوئی صورت
نہیں ہو سکتی۔ شاید انہی دونوں اعتراضوں سے بچنے کے لئے یا کسی اور مطلب کے لئے
منزل المبارک والی بات ایجاد کرنا چاہتے ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ وہ تو ایجاد بندہ ہی ہے
اس کا ثبوت و بوت تمہارے پاس کچھ نہیں۔ دوسروں کو تو اس زور شور سے اپنے رسالہ
میں اٹکل اور قیاس پر بات کرنے سے منع کرتے ہو لیکن خود ایسی باتیں کرتے ہو جو
اٹکل اور قیاس سے بھی گیئں گذری۔ اور پھر ایک قیاس نہیں بلکہ قیاسات کا سلسلہ
ہی شروع ہو گیا ہے۔ منزل المبارک کو مصلح موعود بنانے کی جو تم نے رسالہ کے پچھلے
اوراق میں تقریر کی ہے وہ میری سمجھ میں ہی نہیں آتی۔ اول تو مبارک احمد کو بڑے زور
زور سے مصلح موعود بنانا چاہتے ہو پھر یک لخت کہتے ہو کہ وہ مصلح موعود نہیں تھا۔ پھر
کہتے ہو کہ وہ ایک رنگ میں یعنے کسی قدر تھا۔ پھر کہتے ہو کہ وہ کسی قدر بھی نہ رہا بلکہ وہ
کسی قدر ہونا منزل المبارک میں بدل گیا۔ پھر کہتے ہو کہ منزل المبارک کسی قدر مصلح موعود
نہیں بلکہ پورا مصلح موعود ہے۔ یہ تمہاری تقریر کا خلاصہ مطلب ہے۔ میں تو اسے
سمجھا نہیں ہاں شاید مولوی قاسم علی صاحب ایڈیٹر الحق سمجھے ہوں۔

اب اس میں پوچھنے والی یہ باتیں ہیں (۱) اول تو مبارک احمد کو باوجود وفات یافتہ ہونے کے مصلح موعود بنانیکی کیوں کوشش کی (۲) اسقدر کوشش کے بعد پھر اُسے مصلح موعود کیوں نہ مانا۔ (۳) سوم اسکو مصلح موعود نہ ماننے کے باوجود پھر اس میں ایک رنگ سے یعنی کسی قدر مصلح ہونا کہاں سے آگیا اور کس طرح آگیا (۴) چہارم مبارک احمد معصوم نے کونسا گناہ کیا تھا جس کی سزا میں اسکو مار دیا گیا اور اُس کا کسی قدر مصلح موعود ہونیکا منصب اس سے چھین کر منزل المبارک کو دیدیا گیا (۵) پنجم جب کہ منزل المبارک ایک رنگ میں مصلح موعود تھا تو پھر سارے رنگ اسپر کسطرح چڑھ گئے۔

(۶) ششم کیا وہ حضرت اقدس کا چوتھا بیٹا ہوگا؟

قولہ صفحہ ۵۲ سطر اول۔ جس طرح پر حضرت مسیح موعود نے یہ خیال کیا تھا کہ مبارک احمد ہی وہ موعود لڑکا ہے اللہ تعالے نے اسکی وفات پر معاً آپکو تسلی دی کہ حقیقی موعود ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق اسی مبارک احمد کے مینزلہ ہی ہوگا۔ ہاں علم الٰہی میں وہ اسقدر جلد آنیوالا نہ تھا جسقدر جلد حضرت صاحب کا خیال تھا۔

اقول حضرت صاحب نے کہیں نہیں لکھا کہ ہم نے مبارک احمد کو مصلح موعود سمجھا تھا صرف چوتھا لکھا ہے سو ٹھیک ہے۔ ہاں بشیر اول کی نسبت بیشک اپنے اجتہاد کا اظہار کیا ہے پس اگر یہاں خدا نے تسلی دی تو کیا بشیر اول کی وفات پر تسلی نہیں دی تھی ہے تسلی ہوئی وہاں تو صاف صاف بذریعہ الہام کھول دیا کہ ۲۰ فروری کی پیشگوئی در حقیقت دو لڑکوں کے متعلق تھی پہلا لڑکا مصلح موعود نہ تھا بلکہ دوسرا ہے۔ اور تم جو کچھ یہاں کہتے ہو یہ صرف تمہاری اپنی بات ہے حضرت صاحب نے ہرگز ہرگز نہیں لکھا کہ منزل المبارک مصلح موعود ہوگا۔ اور یہ جو تم نے کہا کہ علم الٰہی میں الخ تو علم الٰہی کی تمہیں کہاں سے خبر آگئی کیا تمہیں الہام ہوا تھا کہ حضرت صاحب کا یہ خیال کہ وہ میرے بیٹوں میں سے ہے غلط تھا اور کیا اسبات کا بھی تمہیں الہام ہوا تھا کہ یہ حضرت صاحب کا خیال تھا

الہام نہ تھا؟ یہ علم الٰہی کے علم کا دعویٰ تم نے کس بنا پر کیا ہے؟

اگر الہام کی بنا پر نہیں تو اول تو ایسے الفاظ کیوں لکھے دوسرے یہ کہ اگر صرف تمہارا خیال ہی تو تمہارا خیال حضرت صاحب کے خیال سے (جو تمہارے خیال میں خیال ہے) کس طرح افضل ہوا کیا یہاں کسی پیشگوئی میں اجتہادی غلطی ثابت ہوئی ہے۔ جبکہ حضرت صاحب کی کوئی اجتہادی غلطی ثابت نہیں تو پھر تم نے حضرت صاحب کے خیال کو (جو صرف تمہارے نزدیک خیال ہے) کیوں جھٹلایا۔ کیا تم قسم کھا کر کہہ سکتے ہو کہ حضرت صاحب کا یہ صرف خیال تھا کہ وہ میرے بیٹوں میں سے ہوگا۔ . . . .

. . . .

. . . .

قولہ صفحہ ۲۵ سطر ۱۔ مصلح موعود کی وہ بڑی شناخت جو اس کے کاموں سے ہو گی۔

اقول۔ اس سے پہلے جو تم نے اصل شناخت چوتھا ہونے کی قائم کی تھی وہ تو ردّی کی طرح پھینک دی۔ اب اس بڑی شناخت کو بھی تم کب قبول کرنے والے ہو ہاں اگر میاں صاحب کی طرف سے دل صاف ہو جائے تو سب کچھ نظر آنے لگے۔

قولہ صفحہ ۲۵ سطر ۱۱۔ تذکرۃ الشہادتین سے معلوم ہوتا ہے کہ تین صدیوں کے گزرنے کے بعد جب لوگ عام طور پر مسیح کی دوبارہ آمد سے مایوس ہو جائیں گے . . . . . . تین صدیوں کے بعد لوگ مایوس ہو کر ادھر آئینگے الخ

اقول۔ تذکرۃ الشہادتین کے جس مقام کا تم نے حوالہ دیا ہے وہاں تو عیسٰے علیہ السلام کے آسمان سے نازل نہ ہونیکا ذکر ہے وہاں مصلح موعود کا تو کوئی ذکر نہیں۔ بلکہ عبارت تو بتا رہی ہے کہ اگر اس زمانہ میں مصلح موعود نہ بھی ہو تب بھی لوگ عیسٰے علیہ السلام کے آسمان سے اترنے سے مایوس ہو کر خود بخود ادھر آئینگے یعنے لوگوں کو اس سلسلہ احمدیہ میں کھینچنے والا مصلح موعود نہیں بلکہ عیسٰے علیہ السلام کا بجسم عنصری آسمان سے نازل

نہ ہونا اس بات کا باعث ہوگا کہ لوگ ادھر آئیں گے۔ یہ بے تعلق حوالے کس نے دیا کرتے ہو؟

قولہ صفحہ ۲۰ سطر ۲۲۔ جو کچھ یہاں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ کے الفاظ کا منشاء ہے وہی منشاء ان الفاظ کا ہے کہ وہ مصلح موعود دنیا کو راہِ راست پر لائے گا۔

اقول۔ کیا ایک ہی پیشوا کے الفاظ کا یہ مطلب ہے کہ قیامت تک حضرت صاحب کی نسل میں سے صرف ایک ہی پیشوا چوتھی صدی میں ہوگا نہ اُس سے پہلے کوئی ہوگا اور نہ اس کے بعد۔ کیا عبارت کا یہی مطلب ہے جو تم لوگوں کو سناتے ہو۔ افسوس۔

قولہ صفحہ ۲۵ سطر ۲۱۔ جس طرح مسیح کا سلسلہ چوتھی صدی عیسوی میں غالب ہوا تھا اسی طرح پر یہ سلسلہ بھی چوتھی صدی میں غالب ہوگا۔

اقول۔ یہ مشابہت تمہاری بالکل غلط ہے چوتھی صدی عیسوی میں کوئی بڑا مصلح مسیح کے سلسلہ میں پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور کسی خاص آدمی کی وجہ سے اس سلسلہ نے ترقی نہیں کی تھی۔ اور علاوہ اس کے اس مصلح نے تو ہدایت واصلاح کرنی ہے نہ کہ الٹا جس طرح مسیح کا سلسلہ چوتھی صدی میں صلیب پرست بنگیا تھا یہ مصلح موعود لوگوں کو دین سے گمراہ کر کے دنیاوی ترقی دیگا۔ اور یہ کہاں لکھا ہے کہ اس مصلح موعود کے ذریعہ سے یہ سلسلہ دوسروں پر غالب آئیگا اور دنیاوی ترقی کریگا۔ ہرگز کہیں نہیں لکھا۔ تم صرف اپنے خیالات کے مطابق تقریریں اور گفتگو کرتے ہو۔

قولہ صفحہ ۲۶ سطر ۱۹۔ جھوٹی امیدیں نہ دلاؤ .... اور اس طرح پر خدائی وعدوں کے پورا ہونے میں اور بھی تاخیر پڑے گی۔

اقول۔ نہ ہمنے جھوٹی امید دلائی نہ بیچی۔ ہاں حضرت اقدس نے سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں امید دلائی تھی کہ "**خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی**"۔ اور فرمایا تھا کہ **ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت**

ہوگیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔" یعنے مصلح موعود کا انا لمتوفی بننے کی انتہائی حد بشیر اول کی موت ہے۔ اس کے بعد بہت جلد یعنے بشیر اول کی موت پر ابھی ستر دن نہیں گزرے تھے کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اسکے پیدا ہونے پر حضرت اقدس نے اشتہار دیا اور اس میں فرمایا کہ "خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا جس کا نام محمود بھی ہوگا.... ... سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں ...... ایک لڑکا پیدا ہوگیا ہے جسکا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔" پھر جیسا کہ اس اشتہار میں اطلاع دینے کا وعدہ ہے کہ کامل انکشاف کے بعد اطلاع دی جائے گی کہ آیا یہی وہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء یعنے سبز اشتہار والا لڑکا ہے یا نہیں۔ سات آٹھ برس کے بعد انجام آتھم۔ سراج منیر۔ اشتہار ۲۵ مارچ ۱۸۹۷ء تریاق القلوب۔ حقیقۃ الوحی میں لکھ دیا جس کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ سبز اشتہار والا لڑکا وہی لڑکا ...... ہے جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوا۔ ان تمام کتابوں میں ان تمام مقامات کو پڑھکر دیکھ لو

اس کے بعد جب حضرت میاں صاحب خلیفہ ثانی نے اپنے رسالہ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۴ء میں دعویٰ فرمایا کہ حضرت اقدس نے اس پیشگوئی کو مجھ پر چسپاں کیا ہے تو ہم نے بھی اس دعوے کی تصدیق میں اشتہار اور رسالے شائع کئے۔ اور اُن سب باتوں کو جو .... حضرت اقدس نے فرمائی تھیں ان رسالوں اور اشتہاروں میں درج کر دیا۔ نہ ہم نے کوئی جھوٹی امید دلائی نہ سچی۔ ہم نے صرف تصدیق کی ہے اور حضرت اقدس کے تمام ارشادات کو جو اس بارے میں تھے یکجا جمع کرکے دکھلا دیا ہے کہ واقعی طور پر حضرت اقدس نے اس پیشگوئی کا مصداق حضرت میاں صاحب کو ٹھہرایا ہے

پس تمہارا اپنے رسالہ کے صفحہ ۵ سطر ۱۴ میں یہ کہنا کہ "پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند" بالکل غلط ہے۔

اور یہ جو تم نے کہا کہ "اس طرح پر خدائی وعدوں کے پورا ہونے میں اور بھی تاخیر پڑ جائے گی" تو تمہیں تاخیر کا خوف کیوں ہوا تم تو خود ہی کہتے ہو کہ وہ تین سو برس کے بعد آئیگا ؟

قولہ صفحہ ۲۵ سطر ۲۳۔ مصلح موعود اگر ابھی جائے تو اسکا آنا عبث ٹھہرا۔

اقول۔ عبث کیوں ٹھہرا حضرت صاحب کی پیشگوئی کا پورا ہونا ضروری تھا اور اسکا یہی وقت تھا۔ علاوہ اسکے اسوقت مصلح موعود کی سخت ضرورت ہے۔

قولہ صفحہ ۲۵ سطر ۱۵۔ اگر آج مصلح موعود پیدا ہو جائے یا پیدا ہو چکا ہو تو اسکے ذریعہ تو ابھی دنیا راہ راست پر آجائے گی۔

اقول۔ کیا کبھی دنیا پر ایسا وقت آیا ہے یا آئے گا کہ ایک فرد واحد بھی کافر اور گمراہ نہ رہے گا ؟ کیا یہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث کے موافق ہے ؟ کیا حضرت صاحب کی تحریروں کا یہی مطلب ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ سے دنیا میں ایک شخص بھی کافر اور گمراہ نہ رہیگا تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔

قولہ صفحہ ۲۴ سطر ۲۱ . . . . مبارک احمد کے متعلق جو اجتہاد حضرت صاحب کا تھا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہے وہ بھی ایک رنگ میں صحیح تھا اسلئے اسکی وفات پر اللہ تعالےٰ نے یہ خوشخبری دی کہ اسکا قائم مقام پیدا ہو گا۔

اقول۔ حضرت صاحب نے اگر مبارک احمد کو چوتھا فرمایا تو اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوا کہ حضرت صاحب نے اسے مصلح موعود سمجھا۔ مبارک احمد کے لئے ایک الگ الہام چوتھا ہونیکا ہوا تھا اسلئے اسکو چوتھا فرمایا۔ اور اگر بقول تمہارے تھوڑی دیر

کے لئے فرض کرلیں کہ اجتہاد کیا تھا تو وہ اجتہاد ایک رنگ میں صحیح کس طرح تھا؟ کیا اسلئے کہ اسکی وفات پر اسکے قائمقام کا الہام ہوا۔ پہلے چونکہ ایسا الہام ہوا کہ اسکا قائمقام پیدا ہوگا تو اسلئے وہ اجتہاد ایک رنگ میں صحیح تھا۔ یہ کونسی منطق ہے اور کس زبان کی بولی ہے؟ الہام تو ہوا قائمقام پیدا ہونیکا اور اجتہاد صحیح ہوگیا اسکے مصلح موعود ہونیکا گمر پورا نہیں بلکہ ایک رنگ میں۔ تعجب ہے کہ یہ بات تمہارے دماغ میں کسطرح سمائی۔ اس قسم کا تو وہم بھی کسی کو نہیں آسکتا۔ پھر علاوہ اسکے اگر اجتہاد صحیح بھی ہوا تو کونسا ہے؟ مبارک احمد کو مصلح موعود سمجھنے کا۔ اگر اس اجتہاد کو صحیح بناؤ گے تو ایمان ہی اٹھ جائیگا۔ پھر انبیاء کا اور الہامات کا کیا اعتبار رہے گا اور تعجب ہے کہ اسی صفحہ کے شروع میں سطر ۴ میں اور صفحہ ۲۳ کے سطر ۲ میں تم اپنا اعتقاد ظاہر کرچکے ہو کہ مبارک احمد مصلح موعود نہیں تھا۔ اور حضرت صاحب کی نسبت بھی اسی صفحہ کی سطر ۹ میں ظاہر کرچکے ہو کہ مبارک احمد کی نسبت مصلح موعود کا اجتہاد کرنے میں غلطی ہوئی اور صفحہ ۹ سطر اول میں لکھ چکے ہو کہ ”حضرت صاحب نے سنت الہیہ کے خلاف کسی شخص کو قائم نہیں کیا“۔ اور اب مبارک احمد کو دوبارہ مصلح موعود بنانا چاہتے ہو۔ شاید منزل المبارک کو مصلح موعود بنانے کے لئے یہ تجویز اب بعد میں سوجھی ہے لیکن پچھلی بات یا تو یاد نہیں رہی یا کچھ پروا نہیں کی۔ اچھا اب اگر مبارک احمد کو مصلح موعود نہ ماننے کے باوجود یا پچھلی بات کو بھولنے کی وجہ سے منزل المبارک کو مصلح موعود بنانے کے لئے مبارک احمد کو بلا دلیل اور بےوجہ تم نے ایک رنگ میں مصلح موعود بنالیا تو اب تم سے ایک سوال ہے وہ یہ کہ مبارک احمد معصوم نے کونسا ایسا گناہ کیا تھا جسکی سزا میں اسکو مار دیا گیا اور اس سے مصلح موعود ہونیکا منصب چھینکر دوسرے لڑکے کو دیدیا گیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دینا کہ اگر مبارک احمد مصلح موعود تھا تو اس کے فوت ہونے سے نبی کا جھوٹا ہونا لازم آتا تھا یا نہیں۔ اسکو وفات دیکر نبی کے جھوٹا ہوجانے کی کیوں پروا نہیں کی گئی؟!!

مذکورہ بالا تین حوالوں کی عبارتیں یہ ہیں۔ (۱) صفحہ ۲۴ سطر ۲ سے سطر ۹ تک "حضرت صاحب نے پہلے مصلح موعود والے الہام کے پہلے حصہ کو بشیر اول پر اجتہاداً لگایا اور وہ فوت ہو گیا۔ پھر اجتہاداً دوسرے حصہ الہام کو مبارک احمد پر لگایا اور وہ بھی فوت ہو گیا۔ اب ایک تو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے اجتہاد میں غلطی کا ہو جانا بھی کوئی عجیب بات نہیں" یعنے مبارک احمد کے متعلق حضرت صاحب کا اجتہاد غلط تھا۔

(۲) صفحہ ۲۴ سطر ۴ "اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ اس طرح پر حضرت صاحب کے لڑکوں میں سے مصلح موعود کوئی بھی نہ رہا تو میں کہتا ہوں کہ اس میں کوئی ہرج نہیں" یعنے مبارک احمد بھی مصلح موعود نہ تھا۔

(۳) صفحہ ۲۳ سطر اول و دوم "یہ الہام قطعی طور پر ثابت کرتا ہے کہ وہ موعود ان تینوں میں سے کوئی نہیں ہے۔ اور اگر ہو سکتا تھا تو مبارک احمد ہو سکتا تھا" یعنے مبارک احمد بھی نہیں تھا۔

ان تینوں حوالوں میں تم نے اپنا اعتقاد ظاہر کیا ہے کہ مبارک احمد مصلح موعود نہ تھا اور حضرت صاحب کی نسبت بھی تم صفحہ ۹ سطر اول میں لکھ چکے ہو کہ "حضرت صاحب نے سنت الہیہ کے خلاف کسی شخص کو قائم نہیں کیا"۔ پھر صفحہ ۲۱ سطر ۵ میں مبارک احمد کے متعلق کیوں لکھا کہ "خدارا غور کرو کہ مصلح موعود کی تعیین حضرت اقدس نے کس کے حق میں کی ہے" اور صفحہ ۲۴ سطر ۲ میں لکھتے ہو کہ "سراج منیر کے بعد کے الہام نے کہ تین کو چار کرنیوالا اب آتا ہے یہ صفائی سے ثابت کر دیا ہے کہ پہلے تین لڑکوں میں مصلح موعود کوئی نہیں"۔ یعنے مبارک احمد مصلح موعود ہے۔

پھر صفحہ ۱۲ میں تم نے پسر موعود سے مصلح موعود مراد لیا اور صفحہ ۲۷ میں لکھتے ہو۔ کہ پسر موعود سے مراد صرف موعود ہے۔ اور پھر جگہ جگہ اپنے رسالہ میں لکھتے ہو کہ حضرت مسیح موعود نے میاں صاحب کی تعیین نہیں کی پھر صفحہ ۱۳ سطر ۹ میں لکھتے ہو کہ حضرت مسیح موعود کا کہنا اور خدا کا کہنا ایک نہیں اور صفحہ ۱۲ سطر اول میں جو یہ فقرہ لکھا ہے کہ "ہاں

اجتہاد اَبشک اس پیشگوئی کو میاں صاحب پر لگایا ہے۔" اس سے آگے پیچھے کی عبارتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو تمہاری مراد ۲۰ فروری والی پیشگوئی ہے یا ۱۰ جولائی والے اشتہار کو مصلح موعود کے لئے سمجھتے ہو۔ پھر صفحہ ۱۹ سطر ۱۰ میں مبارک احمد کے متعلق کہتے ہو کہ "اب الہام صریح کے مقابل کوئی اجتہاد خواہ وہ کسی کا ہو ایک ذرہ بھر وقعت نہیں رکھتا۔ پھر باوجود اسکے کہ تمہارے نزدیک الہام صریح تھا صفحہ ۲۳ سطر ۲ اور صفحہ ۲۴ سطر ۵ میں کہدیا کہ مبارک احمد مصلح موعود نہ تھا۔ تمہاری ان الٹ پلٹ باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں تحقیق حق سے غرض نہیں کچھ اور ہی مطلب ہے۔

قولہ صفحہ ۲۷ سطر ۱۱۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اس سے تو خود آپ پر اعتراض آتا ہے کہ باوجود ایسا سمجھنے کے مصلح موعود کے سامنے وہ خلیفہ کیوں بنے رہے۔ . . . .
اُس دن ہی آپ نے فرمادیا ہوتا کہ یہ مصلح موعود ہیں یا میرے بعد یہی خلیفہ ہونے چاہئیں

اقول۔ حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح خلیفہ اول کو معلوم تھا کہ مصلح موعود بننے والا یہی لڑکا ہے۔ لیکن انکو یہ معلوم نہ تھا کہ اُس کو اصلاح کا کام کب اور کس وقت سپرد ہوگا۔ وہ جانتے تھے کہ چونکہ میاں صاحب مصلح موعود ہیں لہذا وہ خلیفہ ضرور بنینگے لیکن چونکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ خلیفہ بنانا خدا تعالے کا کام ہے لہذا انکو یہ معلوم نہ تھا کہ حضرت میاںصاحب کا نمبر خلافت کونسا ہے۔ پہلا یا دوسرا یا تیسرا۔ پس چونکہ خلیفہ بنانا خدا تعالےٰ کا کام ہے لہذا جس وقت خدا تعالےٰ نے خلافت انکے سامنے پیش کی انہوں نے قبول کرلی اور میاںصاحب کی نسبت یہ خیال کیا کہ جس وقت انکا وقت اور نمبر آئیگا یہ بھی خلیفہ بنجائینگے۔ اور وصیت کے وقت بھی یہی خیال کیا۔ چنانچہ میاںصاحب چونکہ مصلح موعود تھے اور انہوں نے خلیفہ ضرور بننا تھا کیونکہ لابد ہے کہ مصلح موعود خلیفہ ہو لہذا اپنے وقت پر وہ خلیفہ ہو گئے۔ اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء سے اصلاح کا کام انکو سپرد ہوا۔

قولہ ۔ صفحہ ۲۷ ۔ سطر ۱۵ ۔ اگر بالفرض پہلے کبھی یہ خیال گزرا بھی ہو ۔

اقول ۔ فرض کیوں کرتے ہو جبکہ حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح کی تحریر موجود ہے

قولہ ۔ صفحہ ۲۷ ۔ سطر ۱۸ ۔ پسر موعود سے تو مراد اس سے بڑھکر نہیں ہو سکتی جو حضرت صاحب نے خود لکھا کہ ہر ایک لڑکا جو اس بیوی سے میرے گھر میں ہوا وہ موعود ہی ہے ۔

اقول ۔ ۸ ۔ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مصلح موعود کا ذکر موجود ہے ۔ اور پسر موعود کے لفظ سے آج تک کسی نے مسیح موعود کے سوا اور کچھ سمجھا ہی نہیں ۔ یہ تو آج تمنے ایک نئی بات بنانی چاہی ہے ۔ اور تمہارے نزدیک تو حضرت مولوی صاحب خلیفہ اول جہدی ہیں ان پر کیوں بدگمانی کرتے ہو ؟ کیا وہ ایسا کیا کرتے تھے کہ سائل کا مطلب تو کچھ اور ہو اور جواب ایسا دیں جس کا اصل مطلب تو کچھ اور ہو اور سائل کچھ اور سمجھے ۔ ✤

علاوہ اسکے اگر حضرت مولوی صاحب ممدوح کی مراد پسر موعود سے صرف موعود ہوتی تو یہ فرمانے کی کیا ضرورت تھی کہ "تمہیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے" اور حضرت میاں صاحب کے ساتھ "خاص طرز" سے ملنے کے ذکر کی کیا حاجت تھی ۔ اور پھر کیا وہ سائل کے سوال کو اور تحریر کو بھی نہ سمجھ سکے ۔ سائل کی تحریر میں تو صاف صاف ہی کا لفظ لکھا ہوا ہے ۔ اور خود تمہارے نزدیک بھی پسر موعود کے لفظ سے اگر صرف موعود سے بڑھکر اور کچھ مراد نہیں ہو سکتی تو پھر اپنے رسالہ کے صفحہ ۱۲ میں تریاق القلوب کے صفحہ ۴۲ کی نسبت پسر موعود سے مصلح موعود کیوں مراد لیا ہے ؟ اور نیز یہ بھی بتاؤ کہ کیا تمہارا اعتقاد بھی تمہیں ایسا سوال کرنے کی اجازت دیتا تھا ؟ کیونکہ تریاق القلوب کے اسی صفحہ ۴۲ میں مبارک احمد کا ذکر ہے !!!

قولہ ۔ صفحہ ۲۳ ۔ سطر ۱۹ ۔ حضرت صاحب کا اجتہاد صرف اسقدر ہے کہ صفحہ ۷ سبز اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق میاں محمود صاحب ہیں اور اجتہاد حجت نہیں ۔

اقول ۔ اسجگہ تم نے دو باتیں کہی ہیں ایک تو سبز اشتہار کے صفحہ ۷ کے متعلق دوسری

✤ **قولہ** ۔ صفحہ ۲۷ ۔ سطر ۱۷ ۔ اور وہ کل قرائن اور تحریر جس کی بنا پر انکی شہادت پیش کیجاتی ہے ۔ اقول ۔

اجتہاد کے متعلق صفحہ ، کے متعلق تو اس سے پہلے ہم پوری طرح پر ثابت کر چکے ہیں کہ وہ سبز اشتہار سے الگ نہیں - اور حضرت اقدس نے بھی کہیں نہیں فرمایا کہ سبز اشتہار کے صفحہ ، میں کسی اور لڑکے کی پیشگوئی ہے اور باقی اشتہار میں کسی اور لڑکے کی پیشگوئی ہے بلکہ حضرت صاحب کی تمام تحریروں سے اظہر من الشمس ہے کہ سبز اشتہار میں صرف ایک ہی [illegible] کی پیشگوئی ہے بطور نمونہ ایک تحریر ہے سراج منیر صفحہ ۳۴ "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی [illegible] پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائیگا - اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے جو اب تک موجود ہیں اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا اور اب نویں سال میں ہے" - حاشیہ "سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونیکا وعدہ تھا سو محمود پیدا ہوگیا" - اور یہ بھی حضرت صاحب کی تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ ۱۰ر جولائی والا لڑکا وہی ہے جسکا سبز اشتہار میں ذکر ہے ۱۰ر جولائی والے اشتہار کو حضرت صاحب نے سبز اشتہار سے ہرگز الگ نہیں کیا ہے - ان دونوں مذکورہ بالا باتوں کے تم خود بھی قائل ہو یہاں آکر پچھلی بات بھول گئے ہو دیکھو اپنے رسالہ کا صفحہ ۱۳ سطر ۱۷ لکھتے ہو کہ "حضرت مسیح موعود کی متعدد تحریروں سے ظاہر ہے میاں محمود احمد صاحب کی پیدائش کو آپ نے دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار والی پیشگوئی اور سبز اشتہار کے مطابق قرار دیا ہے" - اسی قسم کے الفاظ تم نے کئی جگہ اور بھی اپنے رسالہ میں لکھے ہیں - پس یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ حضرت میاں صاحب صرف صفحہ ، کے مصداق ہیں - اور یہ بھی ہمنے کافی طور سے پیچھے ثابت کر دیا ہے کہ ۱۰ر جولائی والا اشتہار اور سبز اشتہار مصلح موعود کے لئے ہیں -

اور تمہاری دوسری بات کہ اجتہاد حجت نہیں اس سے ظاہر ہے کہ تم خود بھی

صفحہ سات کو اور سبز اشتہار کو مصلح موعود کے لئے سمجھتے ہو۔ کیونکہ اگر تمہیں یقین ہوتا کہ صفحہ ۷ کسی اور لڑکے کے لئے ہے اور مصلح موعود کے لئے نہیں تو تمہیں یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ اجتہاد حجت نہیں۔ ایسے ہی کلمات تمہارے منہ سے اور کئی جگہ بھی رسالہ میں نکل چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم دل میں محسوس کرتے ہو کہ حضرت صاحب تعیین کر چکے ہیں اور تم اسکو اجتہاد ٹھہرا کر انکار کرنا چاہتے ہو اگر یہ اجتہاد بھی ہو تو کیا سوائے الہام کے نبی کی کسی اور بات کو قابل اتباع نہ سمجھنا . . . . جائز ہے؟

دیکھو حضرت صاحب اپنی اطاعت وتابعداری کی نسبت کیا فرماتے ہیں تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ "جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ میری باتوں کو جو خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اسلئے آسمان پر اسکی عزت نہیں"۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۱ "وہ مکالمات الہیہ جن سے مجھے مشرف کیا گیا . . . . قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ . . . . . . انکو کہدے کہ اگر تم خدا تعالےٰ سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو۔ تا خدا بھی تم سے محبت کرے"۔ حاشیہ "یہ مقام ہماری جماعت کے لئے سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس میں خداوند قدیر فرماتا ہے کہ خدا کی محبت اسی سے وابستہ ہے کہ تم **کامل طور پر پیرو ہو جاؤ** اور تم میں **ایک ذرہ مخالفت** باقی نہ رہے۔"

لیکن یاد رکھو کہ یہ ایسا امر ہے کہ بکرات ومرات حضرت صاحب نے اسکی توثیق فرمائی ہے اور حقیقۃ الوحی اور تریاق القلوب وغیرہ کتابوں میں حضرت اقدس نے اسکو پیشگوئی ٹھہرا کر اپنی صداقت کا نشان بتایا ہے اور خلق اللہ پر حجت قائم کی ہے مگر تم کہتے ہو

کہ یہ حجت نہیں۔ گویا تم نہایت دلیری سے ایک نشان کی جسکو حضرت مسیح موعود نے اپنی صداقت کا گواہ بیان فرمایا ہے تکذیب کرتے ہو۔

اور علاوہ اسکے حضرت اقدس سراج منیر کے صفحہ ۱۳ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ

"سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونیکا **وعدہ** تھا سو محمود پیدا ہو گیا" یعنے سبز اشتہار والے لڑکے کی نسبت **وعدہ الٰہی یعنے الہام تھا** کہ وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا اور بشیر اول کے بعد دوسرا ہوگا سو وہ یہی محمود ہے جو ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہو چکا ہے۔

یہاں سے ثابت ہے کہ حضرت صاحب نے میاں صاحب کی تعیین اجتہاد سے نہیں کی بلکہ وعدہ الٰہی یعنے الہام کے مطابق کی ہے اور ہم نے نشان فضل میں اچھی طرح کھول کر اس الہامی تعیین کو بیان کر دیا ہے۔

بالآخر ایک بات سنو۔ تمہارے نزدیک بھی حضرت میاں صاحب موعود تو ضرور ہیں جیسا کہ تم اپنے رسالہ کے صفحہ ۷ سطر ۲۲ میں لکھتے ہو کہ "وہ اپنے دوسرے بھائیوں اور بہنوں کی طرح .... موعود تو ہو سکتے ہیں کیونکہ انکی پیدائش کی نسبت پیشگوئیاں ہیں" اور جب وہ موعود ہوئے تو اُن کی پیدائش سے پہلے انکی پیدائش کی پیشگوئی کا الہام اور اشتہار ضرور ہونا چاہئے۔ اور تم مانتے ہو کہ وہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والا اشتہار ہے جیسا کہ بار بار تم نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے یہاں صفحہ اور سطر بتانے کی ضرورت نہیں۔ اب دیکھو ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والے لڑکے کی نسبت یعنے حضرت میاں صاحب کی نسبت تمہارے ہی نزدیک قبل از پیدائش خدا تعالےٰ کیا فرماتا ہے۔ دیکھو اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء صفحہ ۳ کا حاشیہ سطر اول لکھا ہے۔ "خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار **دہم جولائی** ۱۸۸۸ء و اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے اپنے لطف و کرم سے **وعدہ** دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا

جس کا نام **محمود** بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ **وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن اور احسان میں تیرا نظیر ہوگا** وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے"

اب یا تو جیسا کہ ہم نے تمہارے رسالہ کا رد کر دیا ہے حضرت میاں صاحب کو مصلح موعود مان کر مخالفت چھوڑ دو اور واپس آؤ۔ یا پھر اپنے ہی مسلمات کی بنا پر حضرت میاں صاحب کو حضرت اقدس کا حسن و احسان میں نظیر اور اولوالعزم مان کر مخالفت چھوڑ دو اور واپس آؤ۔ یاد رکھو کہ حضرت میاں صاحب کا یہ دوسرا درجہ جسکو تمہیں اپنے ہی مسلمات کی بنا پر ماننا چاہیئے **مصلح موعود سے کچھ کم نہیں**۔ بلکہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والے لڑکے کے مصلح موعود ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ اسکی نسبت ایسے عظیم الشان الفاظ بولے گئے فقط قد فرغنا من ازالۃ الدجے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھُدیٰ۔

خاکسار

(پیر) منظور محمد از قادیان دار الامان۔ ۲۳ اگست ۱۹۱۴ء

مطابق ۳۰ رمضان شریف ۱۳۳۲ھ

تشحیذ کا بقایا ادا کرو

جن اصحاب نے ابھی تک ۱۲ء کی قیمت سالانہ ادا نہیں فرمائی۔ اور وی۔ پی بھی واپس کر دیئے ہیں وہ مہربانی فرما کر توجہ فرمائیں اور چندہ سالانہ ادا کر کے حقوق العباد کی ادا سے فارغ ہوں۔ نیز ہمارے خوش معاملہ احباب تشحیذ کے خریدار بڑھا کر اجر جزیل حاصل کریں تشحیذ کا اصل حجم ۴۰ صفحے ہے ہم ۴۸ صفحے ماہوار کا رسالہ ٹھیک وقت پر پیش کرتے ہیں اور کئی مہینے بجائے ۴۸ صفحے کے ۵۶ صفحے کا رسالہ دیتے ہیں بلکہ یہ رسالہ ۶۴ صفحے پر ہے اور جو مضمون اس میں درج ہوتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ اگر علیحدہ کتابی صورت میں ہو تو ناظرین تشحیذ کو قیمتاً خریدنا پڑے ہم اپنی طرف سے اعلیٰ سے اعلیٰ میٹریل پیشکش احباب کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ احباب بھی اسکی قدردانی فرمائیں

(اڈیٹر)

ختم نبوت کی حقیقت

مصنفہ منشی عمر الدین صاحب شملوی۔ نبوت کے مسئلے کو خوب واضح کیا ہے تمام احادیث کا جواب دیا ہے جو حضرت مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کے متعلق پیش کیجاتی ہیں ۸ قیمت ملنے کا پتہ الحق دہلی

سناء مکی

یہ رسالہ اپنے عجیب و غریب نام کی طرح عجیب و غریب مضامین پر مشتمل ہے اس میں بعض خطرناک قومی امراض مسلمانان کا حکمی علاج ہے ملنے کا پتہ مینیجر احمدیہ لمیشن ایجنسی کمرہ بنگش دہلی

چمکار مہدی

تائید سلسلہ پنجابی نظم ۱/

چمکار محمدی

سوانحعمری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پنجابی منظوم ۸/ ۸/ حضرت فضل عمر اسکے متعلق سفارش فرماتے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی تیس برس کی آزمودہ دواؤنکا اشتہار

فصلی بخار و طحال کی دوا

اسکے دو تین ہی خوراک کے استعمال سے بخار آنا بند ہو جاتا ہے

فصلی بخار و طحال کی دوا

یہ طحال کو فوراً گلا دیتی ہے

فصلی بخار و طحال کی دوا

یہ خون کو گاڑھا کرتی ہے اور اسکی خرابی کو مٹا دیتی ہے

فصلی بخار و طحال کی دوا کی قیمت

شیشی کلاں ۱۴ر شیشی خورد ۸ر

محصولڈاک ۶ر محصولڈاک ۵ر

کف اور کھانسی کی دوا

پیتے ہی کھانسی کو دبا دیتی ہے

کف اور کھانسی کی دوا

دو تین خوراک پینے سے بلغم خارج کر کے آرام دیتی ہے

کف اور کھانسی کی دوا

یہ ضعیف سے بچے تک کو ایکساں فائدہ پہنچاتی ہے

کف اور کھانسی کی دوا کی قیمت

شیشی کلاں عہ شیشی خورد ۸ر

محصولڈاک ۶ر محصولڈاک ۵ر

داد کا مرہم

ایک بار کے لگانے سے کھجلی کو مٹاتا ہے

داد کا مرہم

دو چار مرتبہ کے لگانے سے ایکدم اچھا کر دیتا ہے

داد کا مرہم

لاکھوں آدمیوں نے آزمایا آپ کیوں باقی ہیں

داد کے مرہم کی ڈبیہ کی قیمت

فی ڈبیہ ۴ر محصولڈاک ایک سے چھ تک ۵ر

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

ان گولیوں میں کونین نہیں ہے

پرانے ملیریا بخار کی گولیاں

جب ہاتھ پیروں میں ورم آجاتا ہے اور آرام ہونیکی کوئی امید نہیں رہتی ہے تو ایسی حالت میں بھی یہ گولیاں فائدہ پہنچاتی ہیں

پرانے ملیریا بخار

کے مفصل حالات کے لئے بڑی فہرست منگوا کر ملاحظہ فرمائیے

جملہ ادویات ہر جگہ کے دوکانداروں دوا فروشوں اور ہمارے ایجنٹوں سے ملیگی ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
ترجمہ انگریزی حصہ اول	۴ر	۵ر	معیار حق	۰ر	۰ر
" " دوم	۳ر		عمدۃ الاحکام	عہ	۴عہ
امۃ الحفیظ کی آمین	۰ر	ر	حضرت اقدس کی پرانی تحریریں	۲ر	۲ر
مجموعہ الہامات حصہ اول وکشوف حضرت اقدس	۴ر		الاسماء الحسنیٰ	۵ر	۳ر
" " دوم	عہ		الموعظۃ الحسنۃ	۲ر	۱ر
" " سوم	۲ر		سلک مروارید حصہ اول	۴ر	۲ر
آثار مبارکہ	۱ر	ر	مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر
تفسیر القرآن مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب	۴عہ	۸ر	" " دوم	۱۰ر	۵ر
دافع البلاء	۲ر	۱ر	تفسیر ترجمۃ القرآن پ ۲۴	عہ	عہ
صراط مستقیم	۲ر	۱ر	" " پ ۲۵	عہ	
ہدیہ ثاقب	۲ر	۱ر	" " پ ۲۶	عہ	
مخمس سلیم	۴ر	۲ر	" " پ ۲۷	عہ	
سر الشہادتین	۱ر	ر	" " پ ۲۸	عہ	
ہدایات دربارہ معاملات	۲ر	۱ر	" " پ ۲۹	عہ	
کلام محمود	۴ر	۴ر	خطبات نور حصہ اول	۱۰ر	عہ
ضرورت زمانہ	۸ر	۶ر	" " دوم	۸ر	
محمد رسول اللہ	۱ر	۱ر	کسر صلیب	۱ر	ر
اسلام کی پہلی کتاب	۴ر	۳ر	مکتوبات احمدیہ حصہ اول	۸ر	۴ر
			" " دوم	۸ر	۵ر
چولہ بابا نانک نمبر ۲	ر	ر	" " سوم	۸ر	۶ر

یہ سب کتابیں دفتر تشحیذ الاذہان قادیان ضلع گورداسپور سے طلب کریں